http://www.Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ ۵ تا ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ فروری ۲۰۰۰ء شمارہ نمبر ۳۸

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی رحلت

اُمّتِ مسلمہ کا عظیم سانحہ

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

کینیڈین نومسلمہ سمیہ خالد کے ایمان پرور تاثرات

پچپن قادیانی گھرانوں کا قبول اسلام

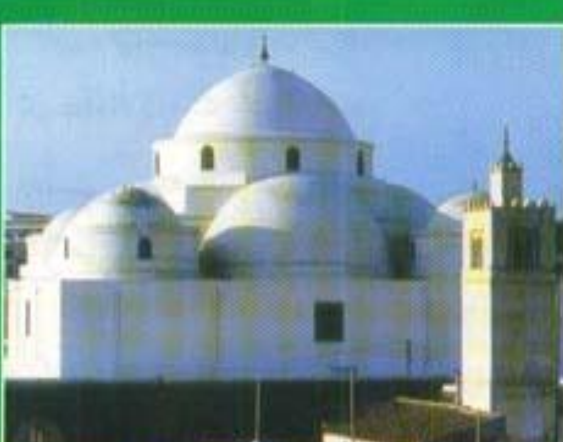

تیونس میں اسلام کی حالتِ زار

قیمت: ۵ روپے

روزے دار نے اگر جماع کر لیا تو اس پر کفارہ لازم ہو گا؟

س...... ایک شخص کی شادی ہوئی اور رمضان آگیا۔ دن میں میاں بیوی کو تخلیہ نصیب ہو گیا۔ انہوں نے جماع کر لیا اور اس طرح تقریباً چار دن جماع کیا۔ صورت مسؤلہ میں قضاء کفارہ اکٹھے ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اب کیا کفارہ کی صورت میں ان کو 240=60X4 مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا اور ایسے ہی روزے کی صورت میں 240 روزے رکھنے ہوں گے؟

ج...... (الف) قضا روزے تو جب چاہیں رکھیں مگر کفارہ کے روزے جب شروع کریں تو مسلسل ہوں۔ اگر درمیان میں وقفہ ہو گیا تو پھر نئے سرے سے شروع کریں۔ البتہ عورت کو حیض کی وجہ سے جو وقفہ کرنا پڑے وہ معاف ہے۔

(ب) اگر پہلے روزے کا کفارہ نہیں دیا تھا تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ مگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ آدمی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو۔

روزے کے دوران اگر میاں بیوی نے صحبت کر لی تو کفارہ دونوں پر لازم ہو گا:

س...... آج سے تقریباً ۱۵ سال پہلے ہم میاں بیوی روزے کی حالت میں تھے کہ شیطان سوار ہو گیا' اور ہم نے ہم بستری کر لی۔ مولانا' اللہ ہمارا گناہ بخشے۔ ایسا ایک مرتبہ نہیں تین مرتبہ ہوا۔ دو مرتبہ صبح 9 بجے سے پہلے ہوا' ہم نے سحری کھا کر نیت کر لی تھی مگر ہم بستری سے پہلے یہ طے کیا کہ آج روزہ نہیں ہے بابعد میں نے اپنی بیوی سے یہاں تک کہا کہ اگر اس نیت کے باوجود روزہ ٹوٹنے کا گناہ ہو گا تو میں کفارہ دے دوں گا اور ایک مرتبہ دوپہر کے وقت غالباً ایک بجے ایسا ہوا وہ جوانی کے دن تھے اور ہمیں تمام نہ تھی۔ اب یہ خیال میرے اور میری بیوی کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ ہم نے ابھی تک کفارہ نہیں دیا۔ اب میں گناہ گار اور عاجز بندہ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس گناہ کا کفارہ کیا ہے؟ آیا یہ دونوں طرف سے ہو گا یا ایک فریق کی جانب سے اور کتنا؟ اور اگر اس کا کفارہ جیسا میں نے پڑھا ہے مسکینوں وغیرہ کو کھلانا ہے تو مسکینوں کی عدم دستیابی کی صورت میں آیا اتنی رقم یا کھانا کسی یتیم خانہ میں بھیجا جا سکتا ہے؟

ج ..... آپ دونوں پر ان روزوں کی قضا بھی لازم ہے اور جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی بنا پر کفارہ بھی لازم ہے۔ اگر آپ دونوں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو دونوں کے ذمہ ساٹھ دن کے پے در پے روزے رکھنا لازم ہے۔ اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں تو آپ دونوں ساٹھ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ اگر مسکین میسر نہ ہوں تو کسی مدرسے یا یتیم خانہ میں رقم جمع کرا دیں اور ان کو واضح کر دیں کہ یہ کفارۂ صوم کی رقم ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم ہو گا:

س اگر جان بوجھ کر (بھوک یا پیاس کی وجہ سے) روزہ توڑا جائے تو اس کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج اگر کوئی شخص کمزور ہو اور بھوک پیاس کی وجہ سے زندگی کا خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ کھول دینا جائز ہے۔ اور اگر ایسی حالت نہیں تھی اور روزہ توڑ دیا تو اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزے درمیان سے رہ جائیں تو پورے دوبارہ رکھنے ہوں گے:

س ..... کسی کے ذمہ کفارے کے روزے ہوں اس نے کفارے کے روزے شروع کئے درمیان میں بیمار ہو گیا اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا پھر سے دو مہینے کے روزے پورے کرنا ہوں گے؟

ج ..... اگر بیماری کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے تو تندرست ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے کے روزے پورے کرے۔ اسی طرح عورت کے نفاس کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے ہوں تو وہ بھی نئے سرے سے ساٹھ روزے پورے کرے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۵ تا ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۸

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کا مسئلہ ...... (اداریہ) 4
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی رحلت امت مسلمہ کا عظیم سانحہ (مفتی محمد جمیل خان) 6
پچپن قادیانی گھرانوں کا قبول اسلام ...... (نمائندہ خصوصی) 9
مسئلہ قادیانیت ...... (آمنہ عزیز) 10
مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی ...... (قاری محمد افضل باجوہ) 11
میں نے اسلام کیوں قبول کیا ...... (ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری) 14
تیونس میں اسلام کی حالت زار 16
تبلیغی جماعت کی جدوجہد کے اثرات ...... (ڈاکٹر زاہد الحق قریشی) 19
جناب جنرل پرویز مشرف کے نام کھلا خط ...... (صوفی عنایت علی چوہدری) 23
اخبار ختم نبوت 25

زرِ تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر | یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بیاد
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷-۷۷۸۰۳۴۰ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کا مسئلہ

موجودہ حکومت کو جمہوری اور نہ ہی مارشل لا حکومت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے' اور نہ ہی اس حکومت نے اپنا کوئی طرز عمل متعین کیا ہے اس لئے تاحال اس کے ہر معاملہ میں ابہام کا پہلو نمایاں ہے۔ نظام حکومت سنبھالنے کے بعد آرمی چیف نے اپنی فوجی حیثیت اور عہدے حال رکھتے ہوئے صدر یا وزیر اعظم کا منصب سنبھالنے کے بجائے چیف ایگزیکٹو کا ایک نیا منصب اپنے لئے ایجاد کیا جبکہ مشاورت کے لئے سیکورٹی کونسل اور نظام چلانے کے لئے ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ صدر پاکستان کو اپنے منصب پر بحال رکھا ہے جبکہ دیگر عہدے' اسمبلی' سینیٹ معطل کردی ہے۔ اسی طرح آئین من الحیث الآئین معطل کیا گیا ہے جبکہ اس کی تمام جزئیات کو بحال رکھا گیا ہے اور عدلیہ تاحال اسی نظام کے مطابق مقدمات کی سماعت کر رہی تھیں کہ گزشتہ دنوں حکومت نے عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کے ججوں کے لئے عبوری آئین کے تحت حلف لینے کا حکم نامہ جاری کیا' جس پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سمیت سات ججوں نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح ہائی کورٹ کے کچھ ججوں نے حلف نہیں اٹھایا' اس طرح عدالتیں بھی سابقہ آئین کے بجائے عبوری آئین کے تحت داخل ہوگئیں' اور ابھی تک صورت حال واضح نہیں کہ عدالتیں کس آئین کے تحت نظام عدلیہ استوار کریں گی۔

۱۲/ اکتوبر کو جس وقت آئین معطل کیا گیا سب سے پہلے یہی سوال پیدا ہوا کہ ملک کس آئین اور ضابطے کے مطابق چلے گا اور عدلیہ کن قوانین کے تحت مقدمات کا تصفیہ کریں گی۔ اس کے فوراً بعد تشریح کی گئی کہ آئین من الحیث الکل معطل ہے لیکن اس کی وہ تمام جزئیات برقرار ہیں جو چیف ایگزیکٹو کے کسی حکم سے متصادم نہ ہوتی ہوں اور عدالتیں اسی ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت امور چلائیں گی۔ اسی دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت دیگر مذہبی جماعتوں کی جانب سے یہ اشکال کیا گیا کہ آئین کے معطل ہونے سے قادیانیوں سے متعلق ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسی طرح مولانا مفتی محمودؒ صدر قومی اتحاد کی کاوشوں سے منظور ہونے والی اسلامی ترامیم بھی معطل ہوگئیں ہیں۔ جس کی وجہ سے ملک کا اسلامی تشخص خطرے میں ہے لیکن اس وقت یہی واضح کیا گیا کہ آئین کی دفعات معطل نہیں ہیں بلکہ آئین کلی طور پر معطل ہے۔ اسی دوران قادیانیوں کی جانب سے عدالت عظمیٰ میں کچھ درخواستیں دائر کی گئیں جس میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو چیلنج کیا گیا تھا لیکن عدالت عظمیٰ نے معطل شدہ اس آئینی دفعات کی روشنی میں ان کی درخواستیں مسترد کیں جس سے یہ بات محقق ہوگئی کہ آئین کلی حیثیت سے تو معطل ہے مگر آئینی

دفعات کے تحت عدالتیں کام کر رہی ہیں۔ مگر گزشتہ دنوں ججوں کی جانب سے پی او سی کے تحت حلف اٹھانے کے بعد سابقہ خدشات دوبارہ عود کر آئے ہیں اور یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ آئین کلی طور پر معطل ہو چکا ہے' یہی وجہ ہے کہ ججوں کے حلف اٹھانے کے بعد مذہبی طبقوں نے شدت سے اس بات کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا کہ عبوری آئین میں اسلامی دفعات کو فوری طور پر شامل کیا جائے۔ جمعیت علماً اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے تو اس مطالبہ کے ساتھ یہاں تک خدشہ ظاہر کیا کہ اس کی وجہ سے قادیانیت کو تقویت پہنچ رہی ہے اور بعض حساس عہدوں پر جہاں اس آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی وجہ سے قادیانی ترقی نہیں کر سکتے تھے اب آئین معطل ہونے کی وجہ سے وہاں پر قادیانیوں کا تقرر ہونا شروع ہو گیا ہے' انہوں نے نشاندہی کی کہ احتساب سیل جیسے حساس اور اہم محکمے میں قادیانیوں کا تقرر بہت ہی خطرے کی بات ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے علاوہ دارالعلوم کراچی کے صدر اور مفتی مولانا محمد رفیع عثمانی نے بھی ججوں کی حلف برداری کی تقریب کے بعد مطالبہ کیا کہ عبوری آئین میں اسلامی دفعات شامل کی جائیں۔ اسی طرح جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد' جمعیت علماً پاکستان کے شاہ احمد نورانی' جمعیت اہل حدیث کے پروفیسر ساجد میر کی طرف سے بھی اسی قسم کے مطالبات کئے گئے ہیں۔ دراصل ججوں کی حلف برداری کے بعد فوراً اس قسم کے مطالبات کی شدت کی وجوہات یہی ہیں کہ ان اسلامی دفعات کو خاص کر قادیانیت سے متعلق ترامیم اور آرڈی نینس کو چھیڑا نہ جائے کیونکہ جب سے قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور آرڈی نینس آئین میں شامل ہوا ہے قادیانی ان کو ختم کرانے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ ایک مرتبہ امریکہ کی جانب سے امداد کی بحالی ان ترامیم کو ختم کرنے کی شرط پر عائد کی گئی۔ کئی دفعہ امریکی حکام اور برطانیہ کے وزراء ان قوانین پر اعتراضات کرتے رہے ہیں' اس وجہ سے ان ترامیم سے متعلق مسلمان بہت زیادہ حساس ہیں۔ لہذا حکومت وقت کو اس سلسلے میں فوری طور پر اقدام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کا اضطراب ختم ہو اور قادیانیوں کی سازشوں کا دروازہ بند کیا جاسکے۔ اسی کے ساتھ پاکستان کی بقاً اسلامی تشخص ہے اور اس ملک کو حاصل کرنے کا مقصد بھی ایک اسلامی ریاست کا قیام تھا جیسا کہ بانی پاکستان محمد علی جناح نے کہا تھا کہ :

"ہمیں ایک ایسی ریاست کی ضرورت ہے جہاں ہم اپنے قوانین اور مذہب
پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکیں"۔

اب اگر آئین پاکستان سے اسلامی دفعات ختم ہو جاتی ہیں تو اس سے پاکستان کا اسلامی تشخص متاثر ہوتا ہے اور اسلامی ممالک کی نظروں میں بھی پاکستان کا وقار مجروح ہو گا۔ اس سے قبل جمعہ کی تعطیل ختم ہونے اور سودی نظام کو تحفظ دینے کی وجہ سے پہلے ہی عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمان ہم سے بدظن ہیں' اس لئے اس وقت ہمیں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات شامل کی جائیں۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی رحلت

اُمتِ مسلمہ کا عظیم سانحہ

"کل من علیھا فان" کے قاعدہ کلیہ کے مطابق ہر ذی نفس نے فنا ہونا ہے۔ مختلف اشیاء کی فنا کی شکلیں اللہ تعالیٰ نے الگ الگ تجویز فرمائی ہیں۔ انسان اور ذی نفس کے لئے فنا کی شکل کو موت سے تعبیر کیا جاتا ہے' اسی کو قرآن کریم کی آیت : "کل نفس ذائقۃ الموت" میں واضح کر کے بیان کر دیا گیا' اگر موت سے کسی کو استثنا ملتا یا اس کو ٹالا جاسکتا تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر محمد رسول اللہ 'خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موت کو ختم فرمادیتے۔ لیکن "وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل" میں اللہ تعالیٰ نے امت کو پہلے ہی آگاہ کر دیا کہ اس صدمے سے امت نے دوچار ہونا ہے۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ :

"اب کوئی صدمہ اور غم اس غم کے بعد بڑا معلوم نہیں ہوتا۔"

بقول مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کہ :

"جب کسی بڑی محبوب شخصیت کے انتقال کی خبر آتی ہے تو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے حادثہ کا استحضار کر لیتا ہوں۔"

موت کے اس قانون اٹل سے کسی کو فرار ممکن نہیں 'لیکن موت 'موت میں فرق ہے کسی کی موت کی خبر امت کے لئے ایک معمولی سی خبر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی اور کسی کی موت کی خبر سے امت مسلمہ ہل جاتی ہے۔ کسی کی موت کی خبر سے اہل دنیا خوشی محسوس کرتے ہیں اور کسی کی موت پر اہل دنیا پر غم کے بادل چھا جاتے ہیں۔ اہل اللہ اور اہل قلوب کی موت بھی ان کی زندگی کی طرح قابل رشک ہوتی ہے

۱۹ ویں صدی عیسوی کے آخری رمضان المبارک اور آخری ماہ کے آخری دنوں میں دنیا نے ایک ایسی عظیم اور اولوالعزم ہستی اور برگزیدہ اور علمی شخصیت کی موت کی اطلاع اور خبر سنی جس سے امت مسلمہ کے ایک ارب بیس کروڑ

مفتی محمد جمیل خان

مسلمان غمزدہ ہوگئے اور ان کی رحلتی کی کسک کو ہر اہل دین نے محسوس کیا۔ اس شخصیت اور ہستی کو عجمی دنیا مولانا علی میاں اور عرب دنیا الشیخ ابوالحسن علی ندوی الحسنی کے نام سے متعارف تھی۔ حرمین شریفین میں جمعۃ الوداع اور ہندوستان و پاکستان میں آخری جمعہ سے پہلے جمعہ یعنی حرمین شریفین کے ۲۳ روزے اور برصغیر میں بائیسویں روزے کو عین جمعۃ المبارک کی نماز سے قبل مسنون غسل فرماکر تحیۃ المسجد ادا کر کے سورۂ کہف کی تلاوت کرتے ہوئے حالت اعتکاف میں رب کائنات نے اپنے محبوب بندے اور دوست اور ولی اللہ کو اپنے پاس بلا کر جو اعزاز بخشا وہ بہت کم لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔

تفصیلات کے مطابق مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ معمول کے مطابق انیسویں صدی کے آخری رمضان المبارک میں اعتکاف میں تشریف لاکر گویا رب کائنات کے مہمان کی حیثیت سے دنیا سے لاتعلق ہو کر اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے' دن بھر روزہ اور تلاوت کلام اور دیگر معمولات کے مطابق عبادت میں مصروف رہتے اور رات کو تراویح اور قیام اللیل میں قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہوتے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو آپ نے غسل فرمایا' سنت کے مطابق بہترین لباس زیب تن فرمایا اور تحیۃ المسجد اور نوافل ادا کرنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق کہ آپ نے سورۂ کہف شروع فرمائی' ابھی سورۂ کہف مکمل نہیں فرمائی تھی کہ داعی حق کی طرف سے بلاوا آگیا اور آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رب کائنات سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

﴿کل شیئی عندہ اجل مسمی﴾

کے قانون کے مطابق نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل آپ اس دنیا سے دار بقا کی طرف تشریف

لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا علی میاں کی جلالت شان اور قبولیت الی اللہ کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ۲۷ شب کو لاکھوں افراد کی موجودگی میں حرم کعبہ اور حرم بیت اللہ کے مؤذن نے نماز تراویح کے بعد بلند آواز سے اعلان کیا:

"صلوٰۃ الغائب بفضیلۃ الشیخ ابو الحسن علی ندوی الحسنی رحمہم اللہ"

پھر ستائسویں شب کو بیت اللہ میں بیس لاکھ سے زائد اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دس لاکھ کے قریب مسلمانوں نے آپ کے جنازے کی نماز ادا کر کے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ خادم الحرمین الشریفین سے لے کر مشائخ حرمین شریفین اور شیخ وقت سے لے کر ایک عام فرد تک نے اس جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کر کے ایصال ثواب پہنچایا گیا۔

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق رائے بریلی (یوپی بھارت) لکھنو کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں سے تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حسنی قطبی سید خاندان سے تھا۔ اس خاندان کے اکابرین میں حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسی عہد ساز شخصیت بھی شامل ہیں۔ اس حیثیت سے یہ خاندان ہمیشہ جہادی کاموں میں سرفہرست رہا' اسی مناسبت سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ' حضرت سید شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ سے اس خاندان کا روحانی اور جہادی تعلق تھا۔ ۱۸۵۷ء میں اس خاندان میں انگریزوں کے خلاف جہاد میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک خلافت میں اس خاندان کا اہم کردار رہا۔ بھوپال' حیدر آباد اور مسلم ریاستوں سے اس خاندان کے علماً اور روحانی رشتہ ہمیشہ قائم رہا۔ باطنی اصلاح اور روحانی منازل و سلوک کے لئے اس خاندان نے پہلے اپنا رشتہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور بعد ازاں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے سلسلے سے قائم کیا۔

لکھنو کی مشہور علمی شخصیت اور "نزہۃ الخواطر" (جس میں برصغیر کے پانچ ہزار علماً کرام کا تذکرہ ہے) کے مصنف مولانا حکیم سید عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ۶/ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۹۱۴ء کو آخری بچے کی پیدائش ہوئی جس کا نام "ابوالحسن علی" تجویز ہوا۔ آپ کے والد محترم تالیف و تصنیف میں مشغول تھے اس لئے پیدا ہوتے ہی علمی ماحول نصیب ہوا۔ والدہ محترمہ سیدہ خیر النساء بھی حافظہ اور عالمہ تھیں' اس لحاظ سے آپ کی پیدائش سے ہی آپ کی علمی تربیت شروع ہو گئی۔ ابھی آپ کی عمر نو سال تھی کہ والد محترم ۱۹۲۳ء میں وفات پا گئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری والدہ محترمہ اور بڑے بھائی مولانا عبدالعلی صاحب کے ذمہ ہو گئی۔ بڑے بھائی ندوۃ العلماً کے فارغ اور بعد میں ناظم ندوہ ہو گئے۔

حضرت مولانا علی میاں" صاحب نے دستور کے مطابق سب سے پہلے قرآن مجید حفظا مکمل کیا اور اس کے بعد فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں شروع کر دیں۔ اس دور میں شیخ خلیل الدین محمد یمنی جو کہ خلیل عرب کے نام سے مشہور تھے کی وجہ سے عربی زبان کو بہت زیادہ فروغ ہو گیا تھا۔ عربی ادب سے رغبت اور شوق اور بعد میں مہارت شیخ خلیل عرب کی تربیت کا ثمرہ ہے۔ صرف و نحو اور دیگر ابتدائی تعلیم اپنے پھوپھا مولانا سید طلحہ سے حاصل کی۔ اس دوران لکھنو یونیورسٹی سے فاضل ادب اور فاضل حدیث کے امتحانات دیگر امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۲۹ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماً میں باقاعدہ داخلہ لے کر فقہ و حدیث کی تعلیم حاصل کی اور سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماً کرام کے فیوضات سے مستفید ہوئے۔ اپنے پھوپھا مولانا سید محمد طلحہ کی وجہ سے آپ نے لاہور کے کئی علمی سفر کئے اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہور رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر قرآن کی تعلیم حاصل کی اور آپ کی صحبتوں میں بیٹھے' شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے آپ کو جو سند عطا ہوئی اس پر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی" شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی" وغیرہ کے بھی دستخط ثبت ہیں۔ یکم اگست ۱۹۳۴ء سے آپ نے ندوۃ العلماً میں استاد تفسیر و ادب کی حیثیت سے تدریس کا سفر شروع کیا اور ترقی کرتے ہوئے ۱۹۶۱ء میں ندوۃ العلما کے ناظم (مہتمم) مقرر ہو گئے۔ آپ کے دور میں دارالعلوم ندوۃ العلماً نے ایک طرف پوری دنیا میں علمی شہرت حاصل کی اور اس کے ساتھ ندوۃ سے تجدد اور ترقی ظاہری کے اثرات ختم ہوئے اور مسلک حقہ اور علماً دیوبند کے ساتھ رشتہ مضبوط ہوا اور باطنی علوم کی طرف ندوۃ العلماً کا رخ پھرا۔ ۱۹۶۱ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک ندوۃ کے دور کو سب سے زیادہ ترقی اور عروج کا دور کہا جا سکتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی

طرح ندوۃ العلماء نے آپ کی قیادت میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے مرکز کی حیثیت اختیار کی اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے جہاد کا راستہ اختیار کیا۔ مسلمانوں کے مؤقف کو مضبوط کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے کوششیں اور کاوشیں کیں اور مسلمانوں کو اس کی وجہ سے بہت زیادہ تقویت حاصل ہوئی۔ اس کے ساتھ آپ نے علماء ہندوستان اور صغیر کو پوری دنیا میں متعارف کرادیا۔ شاہ فیصل مرحوم اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کو آپ نے جرأت مندانہ انداز میں فرمایا کہ: "اگر حکمرانی کا حق ادا نہیں کیا اور اسلام کا نظام رائج نہیں کیا تو قیامت کے دن مواخذہ سے نہیں بچ سکو گے۔"

یورپ کے فتنوں کے خلاف آپ نے صرف حکمرانوں کو ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں کو متوجہ کیا اور مغربی یلغار سے بچانے کی کوشش کی۔ آپ درج ذیل کتب کے مصنف تھے' ان کتابوں نے مسلمانوں میں مذہبی شعور کے ساتھ اپنا امتیازی تشخص اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا:

"(۱) تاریخ دعوت عزیمت' (۲) مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش' (۳) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر' (۴) دریائے کابل سے دریائے یرموک تک' (۴) تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات' (۵) مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں' (۶) مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت' (۷) حجاز مقدس اور جزیرۃ العرب' (۸) مطالعہ قرآن کے بنیادی اصول' (۹) خواتین اور دین کی دعوت' (۱۰) سوانح مولانا عبدالقادر رائپوری' (۱۱) سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ' (۱۲) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کا بنیادی کردار' (۱۳) معرکہ ایمان و مادیت' (۱۴) پرانے چراغ' (۱۵) نقوش اقبال' (۱۶) کاروان مدینہ' (۱۷) قادیانیت' (۱۸) تعمیر انسانیت' (۱۹) حدیث پاکستان' کاروان زندگی' (۲۰) مذہب و تمدن' (۲۱) حیات عبدالحئی' (۲۲) تحفہ پاکستان' (۲۳) عالم عربی کا المیہ' (۲۴) سیرت سید احمد شہید' (۲۵) مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔" درج ذیل اداروں کے منتظم یا رکن تھے:

"ناظم ندوۃ العلماء' صدر مجلس نشریات اسلام' صدر مجلس تحقیقات و نشریات لکھنو' صدر مجلس انتظامی و مجلس عاملہ صدر المصنفین لکھنو' صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ' صدر رابطہ الادب الاسلامی العالمیہ' رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند رکن عربی' اکادمی دمشق' رکن مجلس عاملہ مؤتمر عالم اسلامی بیروت' رکن مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی' رکن مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی' اسلامی سینٹر جینوا' سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز آکسفورڈ یونیورسٹی کے صدر اور دمشق یونیورسٹی اور جامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے ویزیٹنگ پروفیسر تھے۔

آپ کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء کرام نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مولانا علی میاںؒ کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا علی میاںؒ کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور آپ کے صدقات جاریہ کو قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

☆☆......☆......☆☆

بقیہ: تیونس

روی میں اضافہ ہوا ہے۔

اسرائیل کو تسلیم کرنا:

صیہونی مملکت کو تسلیم کرنے کے بعد اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے گئے ہیں' تیونس اب بدکاری اور جنسی بے راہ روی کا ملک بن چکا ہے۔

اسلامی سلام دعا کے الفاظ کا خاتمہ:

تیونس سے اسلام کے نشانات مٹانے کے لئے اب "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ بھی ممنوع قرار پاچکے ہیں کیونکہ سرکار کی نظر میں یہ انتہاپسندی اور دہشت گردی کی علامت ہیں۔ یہ شدت پسندوں' جہاد پرستوں اور اخوانیوں (اخوان المسلمون والوں) کا سلام ہے۔ حکام نے ٹیلیویژن' قومی اور مقامی ریڈیو پر "السلام علیکم" کے الفاظ کے استعمال پر پابندی لگادی ہے' عوام نے بھی الزام سے بچنے کے لئے ان الفاظ کو ترک کردیا ہے۔

تعدد ازدواج پر پابندی:

قانون نمبر ۱۸ کی رو سے ایک سے زائد شادی کرنے کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے' حکومت تیونس نے شہری اور سیاسی حقوق کے متعلق اقوام متحدہ کو جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں: اللہ تعالیٰ' کی "تعدد ازدواج کے جواز میں رکھی گئی حکمت" کو لغو قرار دیا گیا ہے۔

تیونس میں آج اسلامی قوانین اور روایات کو مسخ کرنے اور مٹانے کے لئے آزادی کے بعد وہ کچھ کیا گیا ہے جو فرانس کے دور غلامی میں بھی نہیں ہوا تھا۔

خصوصی رپورٹ: ضلع برپیٹا صوبہ آسام میں

پچپن قادیانی گھرانے مشرف باسلام ہوئے

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دین مستقیم پر قائم ودائم رہنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پوری امت مسلمہ کو قادیانی فتنہ سے بالخصوص وبالعموم دیگر فتنوں سے بھی محفوظ فرمائے۔ (آمین)

محمد عثمان منصور پوری
ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

انڈیا (نمائندہ خصوصی) جناب مولانا عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی نے اپنے دیگر رفقاء (جن میں جناب مولانا کرامت علی قاسمی وعبدالصمد قاسمی) کے ساتھ آسام کے مختلف علاقوں میں قادیانی فتنہ کے سدباب کے لئے کامیاب دورہ کیا ماشاء اللہ موصوف کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ پچپن (۵۵) گھرانوں سے (۱۲۸) افراد قادیانیت بنام احمدیت سے تائب ہوکر صدق دل سے مسلمان ہوئے' مولانا موصوف کے حسب تحریر کاکاسیہ' باگھیر (بروہی)' شلوسی' سترہ بکرا گاؤں میں جتنے افراد بھی قادیانیت کے جال میں پھنس کر مرتد ہوئے تھے سب کے سب تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے' بارا بھیا' جہاں قادیانیوں کا مرکز ہے وہاں بھی محنت جاری ہے انشاء اللہ جلد ہی وہاں بھی اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

قادیانیت سے تائب ہونے والے اشخاص کی فہرست مع ولدیت اور سکونت حسب ذیل ہے:

ضلع برپیٹا کے بالی کوری' کاکاسیہ' برپیٹا ٹاؤن' باگھیر' شلوسی وغیرہ علاقوں کے

قادیانیت سے توبہ کرنے والوں کی فہرست

نام مع ولدیت	ساکن	تعداد
محمد دلو خان ولد چانو خان	برلی	
میر ربح خان ولد چانو خان	برلی	
ابو طالب ولد چانو خان	برلی	
منتاج خان ولد چانو خان	برلی	
قربان خان ولد سلطان خان	برلی	
تاج الدین ولد قربان خان	برلی	
ذاکر حسین والد اکبر خان	برلی	
معین الحق ولد دارغ علی	برلی	
نالو خان ولد دبو خان	برلی	
کالو خان ولد دبو خان	برلی	
مانک علی خان ولد عزیز خان	برلی	
ضمیر علی ولد آسان علی	برلی	
مجید علی ولد ارجو میاں	شلوسی	
جاوید علی ولد ارجو میاں	شلوسی	
بشیر علی بن ایمان علی	شلوسی	
نائب علی بن صورت علی	شلوسی	
میسر علی بن عبدالعزیز	شلوسی	
قابل علی بن عبدالقادر	شلوسی	
ظاہر علی بن محمد علی	شلوسی	
امین الحق بن صدیق علی	شلوسی	
عبدالغنی بن رجب علی	شلوسی	
رجب علی بن رمضان علی	شلوسی	
عباس علی بن حلیم علی	شلوسی	فیملی تعداد
جلیل میاں بن صبور علی	سترہ بکرہ	
جاوید علی	کاکاسیہ	۱
ایمان علی	کاکاسیہ	۳
ڈاکٹر سہراب علی	کاکاسیہ	۱۰
عبدالقادر	کاکاسیہ	۱
ڈاکٹر فضل الرحمٰن	بالی کوری	۱
محمد ایمان علی	بلائی پتھار	۱
رحم علی	بلائی پتھار	۱
محمد چاند میاں ولد منصر علی	ناپوجولی پتھار	۸
مسمۃ گجان بیگم زوجہ نورالاسلام	"	۱
محمد مانک علی	"	۲
مجید علی ولد عمر علی	"	۵
قاضی نظرالاسلام	"	۱
مسمۃ مرضیانہ خاتون زوجہ مجید علی	"	۱
کریمن بیگم	"	۱
نیبرن خاتون	"	۱
محمد بہارالاسلام	"	۳
ذوالحاش ملا	"	۳
بیگو میاں	"	۴
چاند میاں	"	۲
ماسٹر مجیب الرحمٰن ولد ابوالقاسم	رامپور	۸
محمد مجید خان ولد برام خان	بالی کوری	۸
ڈاکٹر شمس انعام ولد الٰہی میاں	"	۵
مسمۃ نہار بیگم شمس العالم	"	۱
محمد عبدالبارک ولد ولایت حسین	"	۵
ڈاکٹر فضل الرحمٰن	"	۱۰
محمد لطف الرحمٰن	روبھی	۷
بلال حسین بی ایس سی ولد محمد رابح الدین	دھان باندھا	۸
محمد حضرت علی ایم اے	دھان باندھا	۳
محمد ابوالحسن ولد حاجی کاکال میاں	چاپاجولی	۳
عبدالقادر	چاپاجولی	۳

مسئلہ قادیانیت!

تحریر: آمنہ عزیز

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے۔ اللہ رب العزت کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی اور قرآن کریم تمام بنی نوع انسان کے لئے تا قیام قیامت مکمل ضابطہ حیات ہے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

ترجمہ: "محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے آخری نبی ہیں۔"

قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر ہیں اس لئے کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے میدان عرفات میں اپنے آخری خطبے میں آیت: "الیوم اکملت... نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" کے تحت اعلان تکمیل دین فرمایا۔

بد قسمتی سے کچھ ہوا پرستوں نے نبوت کے دعوے کرکے اپنی ہوس دنیا کو پورا کرنے کے لئے شیطانی چالیں چلیں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا جسے حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک لشکر جرار بھیج کر حدیقۃ الموت میں واصل جہنم کر دیا۔ اس طرح ہر دور میں جھوٹے مدعیان نبوت کو تہ تیغ کیا جاتا رہا۔

سولہویں صدی عیسوی میں انگریز نے ایک تاجر کے روپ میں برصغیر پاک و ہند میں اپنے قدم جمائے اور مختلف فتنوں کے ذریعے مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کو ختم کرکے اپنے سیاسی اقتدار کو طول دینے کی ناپاک جسارت کی' جہاں اور فتنوں کی آبیاری کی سب سے بڑا فتنہ "فتنہ قادیانیت" کو فروغ دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کروا کے مسلمانوں کو انتشار و افتراق کی کڑی دھوپ میں لا کھڑا کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے بتدریج مختلف دعاوی کے ذریعے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا۔ مرزا بدبخت حضور اکرم ﷺ کے علاوہ تمام انبیاؑ علیہم السلام' صحابہ کرامؓ قرآن وحدیث مبارکہ' تمام اولیاؒ اللہ' تمام امت مسلمہ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا رہا۔ انگریز نے مرزا کی ہر طرح مدد کی اور اس شیطانی ٹولہ کی آبیاری کرکے امت مسلمہ کو بہت بڑا نقصان پہنچایا۔

مرزا قادیانی کی گستاخیوں کو نقل کرنے کے لئے بہت سا وقت اور پیسہ صرف ہوگا لہذا مختصر یہ کہ مرزا قادیانی اپنی منہ مانگی ہیضہ کی موت سے مر گیا' لیکن اس کی معنوی ذریت کی انگریز نے پشت پناہی جاری رکھی' جس نے قیام پاکستان کی سخت مخالفت کی انگریز کی مکاری سے قادیانیت کا بیج (ربوہ) موجودہ چناب نگر میں بویا گیا اور قادیانیوں نے اپنی شرارتوں کو جاری رکھا۔

مسلمانان پاکستان کی کوششوں سے قادیانیوں کی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے امت مسلمہ سے الگ فرقہ قرار دیا یعنی کافر قرار دیا گیا تو قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر اپنے آقاؤں کی گود میں لندن جا بیٹھا' جہاں علماؑ اسلام نے اس کا تعاقب کیا اور پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت کے جراثیم ہوں علماؑ کرام ان کا بھرپور تعاقب کرکے امت مسلمہ کی طرف سے فرض ادا کرتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کے بقول:

"قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں"

پاکستان میں قادیانی اب بھی اہم عہدوں پر فائز ہو کر اپنے عہدوں اور اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں جب پاکستان کے آئین و قانون کے تحت غیر مسلم ہیں تو حکومت پاکستان ان کو قانون کا پابند کیوں نہیں بناتی؟ قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے سب مسلمانوں کو مل کر کام کرنا چاہئے۔

آیئے مل کر عہد کریں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کریں گے اور قادیانیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں گے۔ (انشاءاللہ)

☆☆......☆......☆☆

پہلی قسط

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

قاری محمد افضل باجوہ

تمہید:

خلاق عالم جل وعلا نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا تخلیق فرمایا ہے۔ موت و حیات' لیل و نہار' بروبحر' مرض وشفا' حق وباطل' مومن وکافر۔ ارشادباری تعالیٰ ہے :

ترجمہ :"وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر ہے اور کوئی مومن اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ (تبارک و تعالیٰ) انہیں دیکھ رہا ہے۔"(التغابن : ۱۲)

اگرچہ دونوں گروہ اسی ذات وحدہ لاشریک کے تخلیق کردہ ہیں مگر ان میں سے ایک "حزب مغضوب" ہے اور ایک "حزب محبوب"۔ ایک حزب شیطان ہے'ایک حزب الرحمٰن'ایک حزب ملعون ہے اور حزب مرحوم و ممنون۔

اب دیکھئے حزب الرحمٰن کون لوگ ہیں؟

ارشاد خداوندی ہے :

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ⊙ (النساء: ۶۹)

ترجمہ :"اور جو اطاعت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی اور (اس کے) رسول اکرم (ﷺ) کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے' جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاً' صدیقین' شہدا اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی۔"

اللہ کریم نے انہی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمة واولئک ھم المھتدون ⊙ (البقرہ: ۱۵۷)

ترجمہ :"یہی وہ (خوش نصیب) ہیں جن پر ان کے رب کی طرح طرح کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ثابت ہیں۔"

نیز اللہ جل مجدہ الکریم نے فرمایا:

فان حزب اللہ ھم الغالبون ⊙ (المائدہ:۵۶)

ترجمہ :"بے شک اللہ (تبارک و تعالیٰ) کا گروہ ہی غالب ہے۔"

یا ایھاالذین آمنوا اتقواللہ وکونوا مع الصادقین ⊙(توبہ : ۱۱۹)

ترجمہ :"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

ان سے ہر ممکن تعاون کا حکم فرمایا:

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ⊙ (المائدہ:۲)

ترجمہ :"اور نیکی پر ہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی"

ترجمہ :"نہ اختیار کر مصاحبت مگر مومن کی اور نہ کھائے تیرا کھانا کوئی بھی مگر پرہیزگار۔"

{شرح السنۃ جلد ۶ ص ۴۶۸'ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۱۶'ترمذی جلد ۲ ص ۶۵'الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۷'مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۰۱۸}

اب دیکھتے ہیں مغضوب و ملعون کون ہیں؟

ارشاد خداوندی ہے :

ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار اولئک علیھم لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین ⊙ (البقرہ: ۱۶۱)

ترجمہ :"بے شک جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ایسوں پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔"

فلعنة اللہ علی الکفرین ⊙ (البقرہ ۸۹)

"پس اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کافروں پر"

حزب الشیطان' ملعون کے بارے میں مومنوں کو حکم ہوتا ہے :

لایتخذالمومنون الکفرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیئی (آل عمران: ۲۸)

ترجمہ :"مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ

جائیں سوائے اپنے بھائی مسلمانوں کے اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔"

سورۃ الممتحنہ میں حکم فرمایا:

یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ۝ (آیۃ:۱)

ترجمہ: "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجوسی اس امت کے وہ لوگ ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیروں کو جھٹلاتے ہیں۔ (اس لئے یہ لوگ) اگر بیمار پڑیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو' اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات ہو تو سلام نہ کرو۔"

{ابن ماجہ ص ۱۰' الجامع الصغیر جلد ۱ ص ۹۷' شفاء شریف جلد ۲ ص ۲۷۶' کنزالعمال حدیث: ۵۵۳' المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۳۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۲۵}

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباوکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ویفتنونکم (مشکوٰۃ ص ۲۸' مسلم جلد ۱ ص ۱۰)

"آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو نہ تم نے سنی نہ تمہارے باپ داداؤں نے' ان کو اپنے سے اور اپنے کو ان سے دور رکھو (تاکہ) وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔"

مرزا غلام احمد کے حالات زندگی

اور اس کی تحریک کے مختلف مراحل و دعاوی

باطل مذاہب و فرقوں میں سے ایک فرقہ باطلہ ضالہ قادیانی و لاہوری جماعت بھی ہے' جو کہ بالکل اس حدیث پاک کا مصداق ہے' جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے (ناچیز نے مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" علامہ منیر احمد یوسفی صاحب قبلہ کے حکم سے) مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے یہ سعی کی ہے' کیونکہ ارض مقدس میں اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اس فرقہ باطلہ کو نعوذباللہ "مسلم و ناجی" سمجھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی قادیان (تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور) جو کہ بٹالہ ریلوے اسٹیشن سے گیارہ میل امرتسر سے چوبیس میل اور لاہور سے ستر میل جنوب مشرق میں ایک قصبہ ہے میں تقریباً ۱۸۳۹ء یا ۱۸۳۷ء میں (مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحقیقات کی رو سے ۱۳/فروری ۱۸۳۵ء میں) مرزا غلام مرتضیٰ بن عطاء محمد بن مرزا گل محمد ذات مغل برلاس کے گھر بروز جمعہ پیدا ہوا۔ (سیرت مسیح موعود از مرزا بشیر الدین محمود نام نہاد خلیفہ الثانی)

خاندانی تذکرہ:

اس کے خاندان کا نسب برلاس ہے' جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے' یہ خاندان قادیان کے اردگرد کے علاقہ پر جو قریباً ساٹھ میل کا رقبہ تھا حکمراں رہا۔

سکھوں کے زور کے وقت رام گڑھیا سکھوں نے بعض اور خاندانوں کے ساتھ مل کر ان سے کافی رقبہ چھین لیا' حتیٰ کہ ان کے قبضہ میں صرف آٹھ دیہات رہ گئے اور مرزا غلام مرتضیٰ کے وقت صرف قادیان ہی ان کے قبضہ میں باقی رہا۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنے دور میں چھوٹے چھوٹے راجوں کو اپنے ماتحت کرلیا اور اس انتظام میں مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کو بھی اس کی جاگیر کا بہت کچھ حصہ واپس کردیا اور وہ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں ملازم ہوگئے اور جب انگریز حکومت نے سکھوں کی حکومت کو تباہ کیا تو ان کی جاگیر ضبط کرلی گئی' مگر قادیان کی زمین پر ان کو مالکانہ حقوق دیئے گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں رہ کر کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ نونہال سنگھ' شیر سنگھ اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمت پر مامور رہا۔ ۱۸۴۸ء میں اپنی سرکار کا نمک حلال رہا اور اس کی طرف سے لڑا۔

اس خاندان نے ۱۸۵۷ء کی لڑائی کے دوران (مسلمانوں کے خلاف) انگریز کی بہت زیادہ خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر جرنیل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جبکہ افسر

موصوف نے تریمو گھاٹ پر نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلسن نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے کہ :

"۱۸۵۷ء میں خاندان قادیاں ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے نمک حلال ہیں۔" (سیرت مسیح موعود ص ۶ از مرزا بشیر محمود)

مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے :

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرفن کی تاریخ "رئیسان پنجاب" میں ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ پچاس گھوڑے اور سوار باہم پہنچا کر زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی مدد میں دیئے تھے۔ ان کی خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں۔" (ستارہ قیصریہ ص ۳/ ۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا صاحب کے مفصل خاندانی تذکرہ میں سے یہ ایک جھلک کی حیثیت سے من و عن قلم بند کئے جاتے ہیں تا آنکہ قادیانی فرقہ کی بیخ و بنیاد سے ہر کوئی آگاہ ہو سکے۔

تعلیم مرزا :

مرزا بشیر الدین محمود اپنے والد غلام احمد قادیانی کی تعلیمی حیثیت و اہلیت کے بارے میں لکھتا ہے :

"مرزا غلام احمد کی تعلیمی حیثیت یہ تھی کہ والد نے ایک استاد آپ کی تعلیم کے لئے ملازم رکھا تھا جس کا نام فضل الٰہی تھا جس سے مرزا صاحب نے قرآن مجید اور فارسی کی چند کتب پڑھیں۔ اس کے بعد دس سال کی عمر میں فضل احمد نام کا ایک استاد ملازم رکھا۔

مرزا صاحب کے اساتذہ کی تعلیمی اہلیت :

مرزا بشیر الدین لکھتا ہے :

"اور جو استاد آپ کی تعلیم کے لئے ملازم رکھے گئے تھے وہ بھی کوئی بڑے عالم نہ تھے کیونکہ اس وقت علم بالکل مفقود تھا اور فارسی، عربی کی چند کتب پڑھ لینے والا بڑا عالم خیال کیا جاتا تھا پس جن حالات کے تحت اور جن استادوں کی معرفت آپ کی تعلیم ہوئی وہ ایسے تھے کہ ان کی وجہ سے آپ کو کوئی ایسی تعلیم نہ مل سکتی تھی جو اس کام کے لئے آپ کو تیار کر دیتی جس کے کرنے پر آپ نے مبعوث ہونا تھا۔

ہاں اس قدر اس تعلیم کا نتیجہ ضرور ہوا کہ آپ کو فارسی، عربی پڑھنی آگئی اور فارسی میں اچھی طرح سے اور عربی میں قدرے قلیل آپ بولنے بھی لگ گئے تھے۔ اس سے زیادہ آپ نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی۔" (سیرت مسیح موعود ص ۱۵ از مرزا بشیر الدین محمود)

انگریزی تعلیم کا حصول :

مرزا بشیر الدین ایم اے لکھتا ہے کہ :

"اسی زمانہ میں (یعنی جب مرزا صاحب سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھے کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے بعد منشی لوگ ... پڑھا کریں ... امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳۷ از مرزا بشیر الدین)

تدریس :

شاید اسی وجہ سے مرزا صاحب کو شعبہ تدریس سے نفرت تھی کہ یہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی شعبہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : "انما بعثت معلما" بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں لہٰذا بشیر الدین لکھتا ہے۔

"ان دنوں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی، اس میں عربی استاد کی ضرورت تھی، جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی (مرزا صاحب کی) خدمت میں عرض کیا کہ آپ درخواست بھیج دیں، چونکہ آپ کی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل تھی۔ آپ ضرور اس عہدے پر مقرر ہو جائیں گے۔ فرمایا کہ میں "مدرسی (تدریس) کو پسند نہیں کرتا" کیونکہ اکثر لوگ پڑھ کر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا کرتے ہیں، میں اس آیت کے وعید سے بہت ڈرتا ہوں : "احشروا الذین ظلموا وازواجھم" اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے۔" (سیرت المہدی ص ۱۳۹ حصہ اول)

قارئین حضرات! مقام غور ہے کہ تدریس سے نفرت کا بہانہ یہ کہ : "پڑھ کر لوگ شرارتی بنتے ہیں اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا کرتے ہیں۔" (مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے قلم سے ہی اس کا جواب دیکھئے) (باقی آئندہ)

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

ترجمہ: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

اسلام قبول کرنے کے بعد میری زندگی میں مکمل تبدیلی آگئی اور میں اس زندگی کے ہر ہر لمحہ سے پیار کرتی ہوں میں ہر عورت کو خواہ وہ مسلمان، عیسائی، یہودی یا ہندو ہو یہی مشورہ دوں گی کہ وہ قرآن مجید اٹھائے اور اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھنا شروع کرے اور اس کو مکمل کرے کینیڈین نومسلمہ سمیہ خالد کے ایمان پرور تاثرات .... (ادارہ)

بہت سے لوگ یہ سوچتے ہوں گے کہ ایک جوان عورت جو کینیڈا میں پیدا ہوئی، سفید جلد والی (Caucasian) عورت نے مذہب اسلام کیوں قبول کرلیا؟ ایسا مذہب جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عورتوں پر ظلم روا رکھتا ہے ان کی آزادی سلب کرلیتا ہے اور ان کو دوسرے درجہ کا شہری بنادیتا ہے، میں نے مذہب اسلام پر لگائے گئے ان تمام الزمات کو مسترد کردیا اور درج ذیل سوالات پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کردی۔

آخر کینیڈا امریکہ اور یورپ میں پیدا ہونے والی خواتین جو خود کو مہذب، متمدن (Civilised) معاشرے کا فرد سمجھتے ہیں کثیر تعداد میں ایک ایسے مذہب (اسلام) کو قبول کررہی ہیں جو ان کی آزادی چھین لیتا ہے، ان پر ناروا ظلم کرواتا ہے اور ان کے حقوق سے تعصب برتا ہے۔ کینیڈا کا شہری ہونے کی حیثیت سے اور پھر ایک نو مسلمہ ہونے کی حیثیت سے میں اپنے تاثرات پیش کررہی ہوں کہ آخر میں نے کن وجوہات کی بنا پر اس نام نہاد آزادی کو مسترد کردیا جس کا مغرب کی سوسائٹی کی عورتیں دعویٰ کرتی ہیں اور ایک ایسے سچے مذہب (اسلام) کو اپنے لئے منتخب کیا جو عورتوں کو صحیح اور سچی آزادی عطا کرتا ہے اور ان کو ایک ایسا مقام عطا کرتا ہے جو بالکل منفرد (Unique) ہے۔

جب میں چھوٹی بچی تھی تو باوجود عیسائی ہونے کے میرا گھرانہ غیر مذہبی (Non-Religious) تھا۔ میں اکثر اپنے والدین سے پوچھتی تھی کہ اگر واقعی خدا ہے تو وہ کون ہے؟ کہاں ہے اور آخر کہاں سے آیا ہے۔

ان کا جواب ہمیشہ یہ ہوتا کہ ان باتوں کو چھوڑو اور جو عقیدہ رکھنا چاہتی ہو رکھو، ان کا یہ جواب مجھے مطمئن نہیں کرتا تھا کیونکہ میرے مختلف دوست مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے اور میں ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ میں غیر مذہبی مزاج (Non-Religious) کیوں ہوں؟

مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں چھ سات سال کی تھی تو میں کچھ عرصہ مقامی چرچ کے اتوار

سمیہ خالد (سابقہ ایولین ٹوبیلیر)

اسکول (Sunday School) میں اپنے دوستوں کے ساتھ پڑھنے جاتی تھی، میں نے اس تجربہ کو بہت غیر دلچسپ پایا، میں اپنے انسٹر یکٹر اور ان بچوں کے درمیان خود کو بہت بوجھل، غیر مطمئن اور غیر آرام دہ محسوس کرتی تھی، جبکہ میں اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام (Jesus Christ) کے متعلق زیادہ جانتی بھی نہ تھی۔ اس صورت حال سے تنگ آکر میں نے اتوار اسکول جانا بند کردیا اور غیر مذہبی انداز سے پروان چڑھتی رہی، میں خدا کے تصور سے بالکل بیگانہ تھی اس صورت حال نے مجھے تنہائی پسند بنادیا، یہ صورت حال میرے ہائی اسکول جانے تک رہی، جب میں ہائی اسکول میں پہنچی تو مجھے سوشل اسٹڈیز کی کلاس میں مذاہب کے بارے میں بتایا گیا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری استانی نے کتنی شدومد اور زوردار طریقہ سے یہ بتایا تھا کہ اسلام میں عورت کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہیں، ان کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے، ان کی جبری طور پر ختنہ کی جاتی ہے ان کو زبردستی مرد کی اطاعت پر مجبور کیا جاتا ہے ورنہ مردوں کو مارپیٹ کی بھی کھلی اجازت ہے، ان باتوں نے مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کردیا۔

میں اکثر اوقات یہ سوچتی تھی کہ ہوسکتا ہے کہ جو کچھ استانی نے مجھے بتایا ہے سب سچ ہو، میں ایک جانب مذہب اسلام سے متعلق طنزیہ باتیں سن رہی تھی اور اس کا اثر بھی قبول کررہی تھی، اسی دوران میری ملاقات ایک مسلمان نوجوان سے ہوئی جس کا نام خالد تھا، وہ اسی جگہ کام کرتا تھا جہاں میں کام کرتی تھی، میں نے اس سے وہ تمام باتیں پوچھیں جو میری استانی نے اسکول میں مجھے بتائی تھیں اس کو یہ سب کچھ سن کر سخت افسوس ہوا کہ جدید دنیا میں مذہب اسلام کے متعلق کتنا غلط پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، خالد نے مجھے بتایا کہ یہ سب غلط ہے۔

اب جب میں نے اسکول جاکر اپنی استانی کو یہ سب کچھ بتایا اور اپنے ساتھی طالبعلموں سے بھی اس موضوع پر بات چیت کی تو میری استانی نے میرے ذرائع کو غلط بتایا اور اپنی معلومات کو درست

قرار دینے پر زور دیا اور کہا کہ اس نے ساری معلومات حوالہ جاتی کتابوں (Referenc Books) سے حاصل کی ہیں۔ میری استانی نے مزید کہا کہ اگر میں اپنی معلومات کے ذرائع پر اصرار کروں گی تو وہ ہماری کلاس کو سوشل اسٹڈیز نہیں پڑھائیں گی۔ میری استانی نے اس سلسلے میں مجھے کافی پریشان کیا لیکن میرے ہم جماعت ساتھیوں نے اس پر یقین کیا۔

میں نے خالد سے مسلم خواتین کے بارے میں مزید معلومات جمع کیں' دراصل میں خواتین اور مذہب اسلام میں ان کے حقوق کے بارے میں بہت متجسس (Curious) تھی۔ خالد کے ذریعہ مجھے کافی معلومات حاصل ہوئیں مگر میں نے اس کی باتوں پر مکمل یقین نہیں کیا' میں اس وقت بھی مذہب سے بیگانہ تھی اور ابھی مجھے اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہوئی تھیں' لیکن ایک خاص بات میرا دل موہ لیتی تھی کہ مسلمان عورتیں کتنے اچھے طریقہ سے لباس پہنتی ہیں اور خود کو ڈھانپتی ہیں اور ان کے چہروں پر کتنا اطمینان' سکون و چین نظر آتا ہے۔ میری وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ میں بھی ان مطمئن خواتین کی طرح ستر پوشی والے لباس پہنوں گی۔

دو سال کے بعد میں نے اور خالد نے شادی کرلی اور ہمارے بیٹا پیدا ہوا' اس کے بعد پھر ہمارے ہاں ایک اور بیٹے کی ولادت ہوئی' میں نے پھر خود کو غیر مطمئن اور دل شکستہ پایا اور اپنے اندر ایک روحانی خلا محسوس کیا' میں نے محسوس کیا کہ میری زندگی کی کوئی متاع ابھی گم گشتہ ہے۔

اس مرحلہ پر آکر میں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنا شروع کیا اسی دوران میں نے قرآن مجید باترجمہ خریدا اور باقاعدگی سے اس کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا' مجھے زندگی کا صحیح اور حقیقی مفہوم سمجھ آیا' میں نے دیگر مذاہب کا مطالعہ بند کردیا' میرے دل نے گواہی دی:

﴿لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ﴾

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' محمد اللہ کے رسول ہیں"

میرے ذہن میں جتنے بھی سوالات تھے قرآن مجید نے تمام کا جواب دے دیا تھا' اسی اثناء میں رمضان کے مقدس مہینہ کی آمد میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا' میں نے نماز سیکھ لی اور چند سورتیں بھی زبانی یاد کرلیں اور اسلام قبول کرلیا۔ الحمدللہ! اب میں شکستہ خاطر اور آزردہ دل نہیں ہوں' اللہ کی ذات پر مجھے کامل یقین ہے' اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت سے نوازا۔

اسکارف (حجاب) کے معاملہ میں شروع میں مجھے کچھ دشواری ہوئی لیکن سکون و اطمینان نے مجھ پر غلبہ پالیا' میں پہلے کیا تھی اور کیا نہیں تھی؟ مجھے نہیں معلوم' مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے پر مجھے فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے برائیوں سے محفوظ فرمادیا ہے' میں خود کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بہت قریب محسوس کرتی ہوں' اسی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں مؤمن عورتوں کو حکم دیا کہ خود کو ڈھانپیں اور نگاہوں کی حفاظت کریں۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سورۂ نور میں ارشاد فرماتے ہیں جس کا مفہوم:

"اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کی زیادہ صفائی (پاکبازی) ہے اور جو کچھ بھی کیا کرتے ہیں بیشک اللہ کو سب خبر ہے۔ اے پیغمبر! مسلمان عورتوں سے کہو وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیں' بجز اس چیز کے جو (چاروناچار) کھلی رہتی ہے اور اپنے سینوں کو دوپٹوں سے ڈھانکے رہیں اور اپنی زینت وباؤ سنگھار کو کھلے نہ رکھیں۔ مگر اپنے شوہروں کے سامنے یا اپنے باپ کے یا اپنے شوہر کے باپ یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا اپنے ہاتھ کے مال (باندی غلام) یا ایسے خدمت میں مشغول رہنے والوں کے سامنے جو مرد تو ہیں مگر عورتوں سے کچھ غرض نہیں رکھتے یا لڑکوں کے آگے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر ایسے زور سے نہ رکھیں کہ پاؤں کے زیور کی آواز سے لوگوں کو ان کے چھپے ہوئے سنگھار کی خبر ہو جائے اور اے مسلمانو! تم سب مل کر اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

میں یہ جانتی ہوں کہ یہ چیز میرے شوہر کو بہت پریشان کرتی ہے کہ اس کی بیوی نے نہ صرف اسلام قبول کرلیا ہے بلکہ وہ ایک عملی مسلمہ ہے' جبکہ وہ نہیں ہے۔ میرے اور میرے شوہر کے درمیان اس مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اسلامی طریقہ سے ہونی چاہئے۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ جب سے میں نے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا شروع کیا ہے وہ مجھ سے خوش نہیں ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد میری زندگی میں مکمل تبدیلی آگئی اور میں اس زندگی کے ہر ہر لمحہ سے پیار کرتی ہوں' میں ہر عورت کو خواہ وہ مسلمان' عیسائی' یہودی یا ہندو ہو یہی مشورہ دوں گی کہ وہ قرآن مجید اٹھائے اور اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھنا شروع کرے اور اس کو مکمل کرے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمت عطا فرمائے تاکہ وہ سیدھے' سچے اور ہدایت کے راستے پر چل پڑے جس طرح گزشتہ سال اللہ نے مجھے راہ ہدایت پر گامزن کیا۔ (بشکریہ ماہنامہ بزم قاسمی)

تیونس میں اِسلام کی حالتِ زار

شمالی افریقہ (جسے مغرب بھی کہا جاتا ہے) کے ایک اہم ملک تیونس میں ۲۴/اکتوبر کو عام اور صدارتی انتخابات ہوتا ہیں جس کے نتائج حسب توقع ہونا یقینی ہیں۔ صدر زید بن علی کو گزشتہ صدارتی انتخاب (مارچ ۱۹۹۴ء) میں ۹۹ فیصد ووٹ ملے تھے۔ عرب دنیا کے حکمرانوں کے مقبول ہونے کی فیصد عموماً یہی ہے۔ گزشتہ دنوں حسنی مبارک بھی مصر میں اس فارمولے کے مطابق تیسری مرتبہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔ بن علی نے اس مرتبہ دوسرے امیدوار کھڑے ہونے کی گنجائش دی ہے کچھ افراد نے کاغذات جمع کروائے ہیں۔ النجنۃ السلامیہ نے بھی ڈیموکریٹک پارٹی کے سید مواعدہ کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ پارلیمنٹ کے لئے ۸۲ نشستوں کا انتخاب ہوگا کل ۳۵ لاکھ ووٹرز ہیں۔

آزادی کے بعد پہلے صدر حبیب بورقیبہ نے ۳۰ سالہ عہد حکومت میں کمال اتاترک کے نقش قدم پر چلتے ہوئے (معلوم نہیں نئے حکمرانوں کو اتاترک کیوں پسند ہوتا ہے) اسلامی تہذیب و تمدن کے مرکز اس ملک کو سیکولر خطوط میں ڈھالنے کے لئے ہر طرح کے اقدامات کئے۔ بالآخر ۱۹۸۷ء میں زید بن علی نے انہیں برطرف کرکے اقتدار سنبھالا۔ بن علی سے ابتداً میں اچھی توقعات تھیں لیکن پھر سب کچھ اسی طرح ہونے لگا اسلامی تحریک کے افراد مظالم کا شکار ہوئے' آج بھی ہزاروں کارکن مرد اور عورتیں جیل میں ہیں' تحریک کے رہنما راشد الغنوشی جلاوطن ہیں۔ انسانی حقوق مفقود ہیں لیکن جمہوریت کا لبادہ اوڑھے رکھنے کے لئے انتخابات کا ڈرامہ شاید مجبوری ہے لیکن جمہوریت کی عملی شکل ریاستی طاقت سے عوام کو کچلنا اور ان کی مرضی کے خلاف حکومت سے چمٹے رہنا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ مسلمانوں کی ۹۵ لاکھ آبادی کے اس ملک کے شہریوں کے ساتھ ان کے مسلمان حکمرانوں نے کیا کچھ کیا ہے:

تیونس ۲۰/مارچ ۱۹۵۶ء کو فرانسیسی تسلط سے آزاد ہوا' ۱۳/اگست ۱۹۵۶ء کو سرکاری ضابطہ قوانین جاری ہوا۔ جس پر عملدرآمد یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے شروع ہوا۔ اس ضابطے کے زیادہ تر قوانین شریعت اسلامی کے بالکل مخالف و متضاد بلکہ اس سے متصادم ہیں' آزادی کے بعد سے اسلام' تیونس میں سخت دباؤ اور مظلومیت کا شکار چلا آرہا ہے۔ اب تو اسلام کے اصول و فروع' احکام و اخلاق اور آداب سب کچھ شدید خطرے سے دوچار ہیں' یہاں پر شواہد پیش کئے جاتے ہیں:

☆...... شرعی عدالتوں کا خاتمہ اور واحد عدالتی نظام پورے ملک میں شرعی عدالتوں کی تنسیخ کا کام آزادی کے بعد ہوا انہیں عام عدالتوں میں ضم کر دیا گیا۔

جامعہ الزیتونہ کے اسلامی تشخص کا خاتمہ:

جامعہ الزیتونہ کا شمار عالم اسلام کی قدیم ترین اسلامی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اسے اموی گورنر عبداللہ بن الحجاب نے ۱۱۴ھ (۷۳۲ء) میں تعمیر کروایا تھا۔ یہ جامعہ پورے شمالی افریقہ میں اسلام اور عربی زبان کی حفاظت کا قلعہ رہی ہے مگر اب اس کا اسلامی تشخص ختم کر دیا گیا ہے۔ مخلوط تعلیم رائج ہے۔ جمعہ کے بجائے اتوار کے دن چھٹی ہوتی ہے اور موسیقی اور سرود کے کلبوں میں نمائندگی کی جاتی ہے' اس کا اپنا ایک ریڈیو اسٹیشن ہے جہاں سے جامعہ میں گانے نشر کئے جاتے ہیں' طالبات کے دوڑ کے مقابلے مردوں کے سامنے ہوتے ہیں۔ گانے بجانے کی محفلوں کے لئے گلوکار مردوں اور عورتوں کو باقاعدہ مدعو کیا جاتا ہے' رمضان میں بھی یہ پروگرام ہوتے ہیں اور ان محفلوں میں شرکت کی دعوت ادارے کے ڈائریکٹر کی طرف سے دی جاتی ہے۔ جامعہ میں طلبہ کی تعداد' فرانسیسی قبضہ کے عہد میں ۳۰ ہزار سے زیادہ ہوتی تھی۔ مگر اب آزادی کے دور میں کل تعداد ۱۵ ہزار ہے ان میں سے ۸۵ فیصد طالبات ہیں جن کے لئے بے حجاب ہونا لازمی ہے۔ نیز جامعہ کے اندر موجود تیراکی کے تالاب میں تیراکی کا مخصوص لباس زیب تن کرکے نہانا لازم ہے۔

شرعی اوقاف کا خاتمہ:

جامعہ الزیتونہ کے طلبہ اور علماً کے لئے وقف کردہ تمام شرعی اوقاف ضبط کر لئے گئے ہیں اسی طرح ملک کی دیگر تمام مساجد اور خیراتی اداروں کے تمام اوقاف' زمین جائیدادیں ختم

کردی گئی ہیں' چھوٹی مسجدوں کو گوداموں میں اور اسٹوروں میں بدل دیا گیا ہے۔

رمضان کے روزوں پر پابندی:

حکومت تیونس رمضان کے روزے رکھنے کو بہ نظر ناپسندیدگی دیکھتی ہے کہ روزہ رکھنے سے پیداوار کم ہو جاتی ہے اور ملکی ترقی اور پیش رفت میں رکاوٹ پڑتی ہے۔

قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات واتہامات:

سابق صدر حبیب بورقیبہ نے قرآن پر الزام لگایا کہ اس میں تضاد پایا جاتا ہے' اس نے (معاذاللہ) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بھی ہرزہ سرائی کا نشانہ بنایا۔ ان کے بیہودہ الزامات نقل کرنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تیونس سے شائع ہونے والا اخبار صحیفۃ الصباح مورخہ ۲۱/مارچ ۱۹۷۴ء ملاحظہ کریں)

شریعت اسلامی پر نقص کا الزام:

سابق صدر بورقیبہ نے اپنے ایک خطاب میں عورت و مرد کی مساوات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم عورتوں کی ترقی میں حائل سب رکاوٹوں کو دور کریں گے اور ہر سطح پر مرد و زن میں کامل مساوات قائم کریں گے۔ قرآنی حکم کہ "میت کے ترکے میں ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔" کی رکاوٹ کو بھی دور کر کے دم لیں گے' ہم اس مسئلے کے حل کے لئے اجتہاد سے کام لیں گے تاکہ شرعی احکام کو زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ڈھالا جاسکے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مجلہ الدستور شمارہ ۵۵۷ مورخہ ۸/اگست ۱۹۸۳ء)

متبنیٰ بنانے کی اجازت:

قرآن حکیم نے صاف الفاظ میں متبنیٰ (منہ بولا بیٹا' بیٹی) بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے مگر حکومت تیونس نے اس شرعی حکم کی مخالفت کرتے ہوئے ۴/مارچ ۱۹۵۸ء کو صادر ہونے والے اپنے قانون نمبر ۲۷ میں اسے جائز قرار دیا ہے۔ قانون کی ذیلی شق ۱۵ کی رو سے: "متبنیٰ کو قانونی بیٹے کے حقوق حاصل ہوں گے' نیز اس پر وہی فرائض عائد ہوں گے۔"

خاندانی ڈھانچے کی تباہی:

حکومت نے وقتاً فوقتاً ایسے قوانین جاری کئے ہیں جن سے تیونسی خاندان کا شیرازہ بکھر کے رہ گیا ہے۔ اس نے عورت کو اخلاق باختگی کی اجازت دی ہے' بیوی کو یہ قانونی تحفظ دیا ہے کہ خاوند' اپنی بیوی کے اخلاقی طرز عمل سے چشم پوشی کرے گا' اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو زنا کا مرتکب پاکر اسے پکڑلیتا ہے تو یہ گویا بیوی کے ذاتی معاملات میں مداخلت متصور ہوگا اور ایسا شوہر سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔

معاہدہ نیویارک پر دستخط:

حکومت نے شرعی احکام و قوانین کو نظر انداز کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے شادی کی آزادی کے معاہدے پر دستخط کردیئے ہیں جس کی رو سے عورت کے خلاف تمام امتیازی قوانین کالعدم ہیں۔ ایک غیر مسلم کو اجازت ہے کہ وہ ایک تیونسی مسلم خاتون سے شادی رچائے اور اس کے لئے صرف ایک مرد و عورت کی گواہی کو کافی قرار دیا گیا ہے' تیونسی ارکان پارلیمنٹ نے بھی اس معاہدے کی توثیق کردی ہے۔

مسلم مستورات کے لئے شرعی لباس کی ممانعت:

قانون نمبر ۱۰۸ کے مطابق مسلم عورت کے لئے تمام سرکاری محکموں اور تعلیمی اداروں میں شرعی لباس پہننا ممنوع قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ اس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے' نیز یہ انتہا پسندی کی علامت ہے' باپردہ لباس پہننے والی خواتین پر علاج کے لئے ہسپتالوں میں داخلے پر پابندی عائد کردی گئی ہے' محض نماز کی ادائیگی اور اسلامی لباس پہننے کے جرم میں خواتین کو گرفتار کرکے مقدمہ چلایا جاتا ہے اور سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

سرکاری اداروں میں قائم مساجد کا انہدام:

آرڈی نینس نمبر ۲۹ کی رو سے تمام وہ مساجد منہدم کردی جائیں گی جو پرائیویٹ اور پبلک محکموں میں قائم ہیں جیسے یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کی مساجد' ہسپتالوں' بندرگاہوں' فیکٹریوں اور سرکاری محکموں میں موجود مساجد' مزدوروں اور ملازمین پر ڈیوٹی کے دوران نماز پڑھنے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔

قانون مساجد کا اجراء:

اس قانون کی رو سے مسجدوں میں درس قرآن دینے اور املا کروانے پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی' قانون پر عملدرآمد کے لئے حکومت نے پولیس کی ایک مخصوص جمعیت'

مساجد کی نگرانی پر مامور کر دی ہے' ہر نماز کے وقت مسجد صرف ۲۰ منٹ کے لئے کھلتی ہے' اس کے بعد پولیس کی یہ نفری مساجد کو نمازیوں سے خالی کرانے کی کارروائی کرتی ہے' نمازیوں کو باہر نکالتی ہے' تاخیر سے آنے والوں کو مسجد میں داخل نہیں ہونے دیتی' اس قانون سے جامعہ زیتونہ بھی مستثنیٰ نہیں ہے' البتہ اسے غیر ملکی سیاحوں کی آمد پر کسی وقت بھی کھول دیا جاتا ہے۔

مساجد میں نوجوانوں کی آمد ان کی انتہا پسندی کا ثبوت :

تیونس میں نوجوان نمازیوں کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے' ان کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ کسی ممنوعہ انتہا پسند تنظیم سے وابستہ ہیں یا کسی دہشت گرد جماعت کے ارکان ہیں' حکومت کے اس رویئے نے مسجدیں ویران کر دی ہیں اور نوجوان مسجدوں کا رخ کرتے ہوئے گھبراتے ہیں' مسلم نوجوان' پولیس افسران کے سامنے عمداً اپنے دینی احساسات چھپاتے ہیں' صبح سویرے اٹھ کر وقت پر نماز ادا کرنا حکومت کے نزدیک انتہا پسندی اور دہشت گردی کی نشانی ہے اور یہ نوجوان سزا اور قید کے مستحق ہیں۔ پولیس صبح سویرے روشن ہونے والے گھروں کی بھی نگرانی کرتی ہے' اب حال یہ ہے کہ لوگ گھروں میں چھپ کر اندھیرے میں نماز پڑھتے ہیں' پولیس مشکوک نوجوانوں سے تفتیش کرتے وقت پہلا سوال یہ کرتی ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں؟ جواب اثبات میں ہو تو اسے طرح طرح کی سزائیں دی جاتی ہیں اور اس سے اعتراف کرایا جاتا ہے کہ وہ "اخوانجی" ہے یعنی اخوان کی طرف منسوب ہے۔ تیونس میں اخوانجی ہونا گویا ایک گالی ہے۔ اگر نوجوان اپنے نمازی ہونے کی نفی کر دے' دین سے اعلان بیزاری کرے مگر پھر بھی پولیس کو اس کے بارے میں شک ہو تو وہ اسے دین اسلام اور ذات الٰہی کو گالی بکنے کا حکم دیتی ہے' مزید رفع شک کے لئے گلاس میں شراب ڈال کر پینے کے لئے کہتی ہے۔

اسلامی لٹریچر کی چھانٹی کے لئے کمیٹی کا قیام :

ایک کمیونسٹ ملحد کی سربراہی میں اعلیٰ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اسلامی کتابوں کا جائزہ لیتی ہے اور پھر ایسی تمام کتابوں کو کتب خانوں سے ضبط کر لیا جاتا ہے دکانوں اور نمائشوں میں ان کا رکھنا ممنوع ٹھہرایا جاتا ہے' اس لئے کہ حکومت کے خیال میں اسلامی کتابیں انتہا پسندی کا منبع ہیں۔ مساجد میں قائم لائبریریوں کو "بدعت" قرار دے کر ختم کر دیا گیا ہے۔

رقص و سرود کے مخلوط کلبوں کا پھیلاؤ :

شہروں' قصبوں اور دیہات میں رقص و سرور کے مخلوط کلب وسیع پیمانے پر قائم کر دیئے گئے ہیں' نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ان میں شمولیت کی ترغیب دی جاتی ہے اور والدین اور سرپرستوں کو شرکت پر روکنے سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔

جادو' علم نجوم اور ٹونے ٹوٹکے کی ترغیب :

عقیدۂ توحید کو کمزور کرنے اور لوگوں کے دلوں سے ایمان کو محو کرنے کے لئے' گھروں کو اجاڑنے بے حیائی اور بدکاری کے فروغ کے لئے حکومت جادو' ٹونے ٹوٹکے اور کہانت کے فروغ میں دلچسپی لیتی ہے' حکومت جادوگروں اور نجومیوں کو اپنے دفاتر کھولنے کی اجازت دیتی ہے' اخبارات اور رسالوں میں ان کے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں۔

ثقافت کے نام پر بے حیائی وبدکاری کی حوصلہ افزائی :

حکومت تیونس نے ایک ویڈیو فلم کو تیونس کے دور جدید کے لئے باعث فخر قرار دیتے ہوئے اس میں کام کرنے والوں کو سرکاری انعام اور ثقافتی میڈل سے نوازا ہے۔ مائیکل جیکسن گلوکار کا خود وزیر ثقافت نے ایئرپورٹ پر شاندار خیر مقدم کیا اور لوگوں نے اس کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

الحاد و زندقہ کا فروغ :

پبلک مقامات' سرکاری مجالس' عام محافل اور ادبی نشریات میں الحاد و زندقہ کی لہر عام ہو رہی ہے اور قابل تکریم رشتوں اور ہستیوں کی توہین و بے قدری فیشن بنتا جا رہا ہے۔ تیونس میں خدائے ذوالجلال کی شان میں گستاخی اور گالیاں بکنے کی ایسی بری رسم ہے کہ دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔

مخلوط ہاسٹل :

تیونس میں یونیورسٹیوں میں مخلوط ہاسٹل تعمیر کئے گئے ہیں جس سے اخلاق اور جنسی بے راہ

باقی صفحہ ۸ پر

آخری قسط

تبلیغی جماعت کی جدوجہد کے اثرات

ڈاکٹر زاہد الحق قریشی
ایم ایس پی ایم ڈی (کوکیو)

ذکراللہ کے فضائل: ذکراللہ کی مختلف اقسام ہیں مثلاً قرآن پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر' اللہ تعالیٰ کے احکامات سیکھنا سکھانا اور اللہ تعالیٰ کے ناموں یا کلموں و درود شریف کا ورد کرنا' استغفار کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا مجمع جتنا بڑا ہو گا۔ اس کی فضیلت بھی اتنی بڑی ہو گی۔ اگر مسجد وغیرہ میں ایک بڑا مجمع ذکر کی کسی بھی قسم میں مشغول ہو تو اس وقت اپنے انفرادی اعمال مثلاً نوافل قرآن پاک کی تلاوت وغیرہ چھوڑ کر اس مجمع میں شامل ہونا زیادہ نفع دیتا ہے۔ شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ میں اس شخص کو نیکی سے ہٹا کر برائی کی طرف نہیں لگا سکتا تو وہ اسے بڑی نیکی سے ہٹا کر چھوٹی نیکی یعنی انفرادی اعمال میں مشغول کر کے اس کے منافع کو کم کر دیتا ہے۔ اجتماعی ذکراللہ کی فضیلت اتنی ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی مجالس میں شرکت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ پھر ایسی مجالس میں شریک تمام مسلمانوں کی مجلس کے آخر میں مغفرت عام کا اعلان کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص مجلس کا مقصد جانے بغیر کسی کام سے جاتے ہوئے اس مجلس میں بیٹھ گیا ہو تو اس پاک مجلس کی برکت سے اس کی بھی مغفرت کا اعلان ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی سب کو جنت دینے کا اعلان اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "میں بندے کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں' اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے' تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے ذکراللہ کرنے والا زندہ ہے اور نہ کرنے والا مردہ۔ اہل جنت کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہ ہو گا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں بغیر ذکراللہ کے گزری ہو گی' جو شخص باوضو قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے اسے ہر حروف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ باوضو تلاوت کرے اسے ہر حروف کے بدلے ۲۵ نیکیاں اور جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے بدلے ۱۰۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جو شخص لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' احد اصمد الم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔" پڑھے اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو شخص بازار میں چوتھے کلمہ توحید کا ذکر کرے اسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔ دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں۔ مختلف احادیث میں مذکور ہے کہ جو شخص فرض نمازوں کے بعد ۳۳ مرتبہ الحمدللہ۔ ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور چوتھا کلمہ ایک مرتبہ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ عمل کرنے والے سے صرف وہی شخص افضل ہو سکتا ہے جو اس عمل کو کرنے کے ساتھ مزید اعمال بھی کرے' یہ عمل کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا' ان کا فائدہ بہت ہے لیکن عمل کرنے والے تھوڑے ہیں تسبیحات فاطمہؓ اگر رات کو سوتے وقت پڑھ لی جائیں تو دن بھر کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے ۱۰۰ غلام آزاد کئے۔ الحمدللہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے ۱۰۰ گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کے لئے دے دیئے۔ اور اللہ اکبر ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرو یہ ایسا ہے گویا تم نے ۱۰۰ اونٹ قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے۔ لاالہ الااللہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تو تمام زمین آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا

کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو' قارئین کرام اعمال تو بہت ہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو پھر دینے والے کے خزانے میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں پائے گا۔

ذکر اللہ کے حصول کے طریقے: اگر کوئی شخص کسی شریعت کے پابند پیر صاحب کا مرید ہو تو ان کے بتائے ہوئے مسنون وظائف پابندی سے کرے۔ ورنہ تین مسنون تسبیحات کا معمول بنالے ۱۰۰ مرتبہ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ تیسرا کلمہ ۱۰۰ مرتبہ استغفار ایک ایک تسبیح صبح ایک ایک شام' دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی خوب دعوت دے۔ خود بھی زیادہ سے زیادہ ذکر کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اس کی توفیق مانگتا رہے۔ جتنی توفیق ملے اس کا شکر ادا کرتا رہے۔ مزید کے لئے کوشش کرتا رہے۔

اکرام مسلم: اکرام مسلم کا مقصد ہے کہ ہم اپنے حقوق کو دباتے ہوئے دوسرے مسلمان بھائی بہنوں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ یہ ایک سنہرا اصول ہے۔ اگر آج اسے ہم اپنالیں تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ ہر عدالت میں دونوں فریق ہی یہ دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ "یہ میرا حق ہے۔" اگر دونوں فریق اپنا اپنا حق چھوڑ دیں تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے اور اصل حقدار کو خود بخود حق مل جائے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ دنیا کے مسلمانوں کی مثال ایک بدن کے اعضاء کی مانند ہے جسم کے کسی عضو میں تکلیف ہو تو تمام بدن بے چین ہو جاتا ہے اور جب تک اس کی تکلیف دور نہ ہو جائے بقایا اعضاء تکلیف دور کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے کسی خطہ میں کہیں بھی کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تمام دنیا کے مسلمانوں کو بے چین ہو کر اس کی تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اکرام مسلم کے فضائل: ایک حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق ایک مسلمان کی عزت کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک خانہ کعبہ سے کہیں زیادہ ہے جو شخص کسی مسلمان بھائی بہن کی شرعی حاجت پوری کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر ۷۳ رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ ایک رحمت سے اس کے دنیا کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ۷۲ سے آخرت میں درجات بلند ہوں گے۔

اگر ہم کسی بیمار کی عیادت کو صبح کے وقت جائیں تو شام تک اور اگر شام کو جائیں تو صبح تک ستر ہزار فرشتے ہمارے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اپنے مسلمان بھائی (بہن) کے کسی کام میں چلے پھرے اور اس کے لئے کوشش کرے تو اس کے لئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہ' اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں۔ جن کی مسافت آسمان اور زمین کی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔"" جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا فرمائیں گے اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے معاملہ میں ستاری فرمائیں گے۔" آج کل یہ معمول بن گیا ہے کہ کسی کی ذرا سی بات کا پتہ چل جائے تو یہ سوچے بغیر کہ اس بات کے عام ہونے سے اس مسلمان بھائی کو کتنا دکھ اور نقصان ہوگا۔ اس بات کی تشہیر کردی جاتی ہے۔ ایسے حضرات کو قیامت کے دن کی رسوائی کا خیال کرنا چاہیے۔

انسان لفظ انس سے بنا ہے۔ اسی لئے انس اس کی فطرت میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزمرہ ہم ایسی مثالیں دیکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سائیکل پر آٹا یا چینی لے کر جارہا ہو اور تھیلے میں سوراخ سے مسلسل چینی گر رہی ہو تو دیکھنے والے یہ کبھی خیال نہیں کریں گے کہ وہ جانے اس کا کام جانے ہمیں کیا؟ بلکہ فوراً آواز دے کر اسے روکیں گے اور دنیاوی نقصان سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے' اسی طرح اگر کسی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور مضروب قریب المرگ ہو تو لوگ اس کی جان بچانے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کردیں گے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ موت کا وقت مقرر ہے۔ کیا کبھی کسی نے ایسے شخص کا ایمان بچانے کے لئے بھی کوشش کی ہے؟

اگر خدانخواستہ یہ شخص بغیر ایمان کے اس دنیا سے چلا گیا تو اس کی آخرت والی لامتناہی زندگی برباد ہو جائے گی۔ جس طرح دنیا کا معمولی اور عارضی نقصان ہم اپنے مسلمان بھائی کا برداشت نہیں کرسکتے۔ اسی طرح اس جذبہ کو دین کے عظیم اور لامتناہی نقصان کی طرف موڑنا ہے اور اس عظیم نقصان سے بھی

اپنے مسلمان بھائی بہنوں کو بچانے کے لئے جان مال اور وقت کی قربانی دیتی ہے۔
اگر ہمسایہ کے گھر آگ لگی ہو تو ہمیں خیال ہوتا ہے کہ اس کے بعد یہ ہمارے گھر تک نہ پھیل جائے۔ اسی طرح اگر ہمارا ہمسایہ نماز نہ پڑھتا ہو تو دنیا کے اعتبار سے اس کا تو ایسا نقصان ہے کہ ایک بے نمازی کی نحوست چالیس گھروں تک جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی نمازوں کی فکر نہیں کریں گے تو کیا عیسائی اور یہودی کریں گے؟ یاد رکھیں ہمسائے و دیگر مسلمان قیامت میں ہم سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ تم خود نماز پڑھتے تھے ہمیں کیوں نہ سکھائی اور کیوں نہ ترغیب دی۔ وہاں ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟ ایک حدیث میں آیا ہے "مطیع بیٹے کی محبت اور شفقت سے بھرپور والد کی طرف ایک نگاہ ایک مقبول حج کا ثواب رکھتی ہے۔ کوئی شخص خواہ دن بھر میں ۱۰۰ مرتبہ یا زائد مرتبہ محبت بھری نگاہ ڈالے اتنے ہی مقبول حج کا ثواب پائے۔ یہ عمل کتنا آسان تھا۔ لیکن آج کل اتنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ والدین نے اولاد کا حق ادا نہ کیا اور انہیں نہ تو دین کا علم سکھایا اور نہ قرآن و سنت کی روشنی میں تربیت کی تو وہ اولاد بڑی ہو کر قہر آلود نگاہ سے دیکھتی ہے اور والدین اولاد کی محبت بھری نگاہ کو ترستے رہتے ہیں۔

اکرام مسلم حصول کے طریقے: اپنے حقوق کو دباتے ہوئے دوسرے مسلمان بھائی بہنوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چھوٹوں سے یہ سوچ کر شفقت سے پیش آئیں کہ ان کے گناہ ہم سے کم ہیں۔ بڑوں کا یہ سوچ کر ادب کریں کہ ان کی نیکیاں ہم سے زیادہ ہوں گی علماء کرام کی قدر کریں کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں اور ہم تک دین پہنچانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ دوسروں کو بھی خوب اس کی دعوت دیں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اس کی توفیق مانگیں۔

تصحیح نیت: تصحیح نیت کا مقصد ہے کہ ہم صرف کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے والے بن جائیں۔ کیونکہ اگر خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک کھجور کا دانہ بھی صدقہ کیا جائے تو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے لیکن اگر احد پہاڑ کے برابر سونا بھی دکھلاوے اور لوگوں سے واہ واہ کرانے کی نیت سے صدقہ کیا جائے تو کچھ ثواب نہ ملے گا۔ بلکہ الٹی پکڑ ہوگی۔

فضائل تصحیح نیت: اگر کوئی شخص مکان کی تعمیر کے وقت روشندان اس نیت سے رکھوائے کہ اس میں سے اذان کی آواز آئے گی۔ تو جب تک وہ روشندان باقی رہے گا اسے اس کی نیت کا ثواب ملتا رہے گا۔ دیگر فوائد یعنی روشنی اور ہوا مفت میں حاصل ہوں گے اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن پاک حفظ کرنا شروع کرے اور حفظ سے قبل موت آجائے تو قیامت کے دن حفاظ کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر کوئی شخص گھر سے مسجد کی طرف جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت سے چلے مسجد پہنچ کر اسے معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی تو اسے جماعت سے نماز پڑھنے والوں کے برابر ہی ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس کیا ہوگا؟

ایک حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق ایک شہید دوسرے عالم تیسرے سخی مالدار کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کیونکہ ان کی نیت خالص اللہ کے لئے نہ ہوگی بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے یہ اعمال کئے ہوں گے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ "جو شخص ریاکاری سے نماز پڑھتا ہے۔ وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو شخص ریاکاری سے روزہ رکھتا ہے۔ وہ مشرک ہو جاتا ہے' جو شخص ریاکاری سے صدقہ دیتا ہے' وہ مشرک ہو جاتا ہے یعنی جنہیں دکھلانے کے لئے وہ یہ اعمال کرتا ہے۔ انہیں ان اعمال میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شریک کے حوالے فرما دیتے ہیں۔

اسی طرح اگر ہم کھانا کھاتے ہوئے یہ نیت کریں کہ اس کھانے سے جو بدن میں قوت آئے گی۔ وہ ہم اللہ کی عبادت اور اللہ کے راستے میں دین کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے صرف کریں گے تو ہمارا کھانا جو ہماری ضرورت ہے وہ بھی دین بن کر باعث ثواب ہوگا۔ اگر دوپہر کو اس نیت سے سوئیں کہ رات کو تہجد میں اٹھنا آسان ہوگا تو یہ سونا بھی عبادت ہوگا۔

الغرض مسلمان کے چوبیس گھنٹے کے روزمرہ کے اعمال یا تو اسے جنت کا حقدار بناتے ہیں یا جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ صرف نیت درست کر کے اپنا رخ لے جاتے ہیں۔ پھر پوری زندگی کا لمحہ لمحہ دین بن جائے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ انہیں روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے

ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔ یعنی اگر ریا اور دکھلاوے کے لئے کوئی بھی نیک کام کیا تو فائدے کی جائے نقصان ہو گا۔

صحیح نیت کا حصول کیسے ممکن ہے؟

شیطان اور نفس ہر انسان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کوئی بھی کام کرنے سے قبل' درمیان میں اور آخر میں اپنی نیت کو ٹٹول لیں اگر خرابی پائیں تو استغفار کریں ایک شیطان کا دھوکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ تمہاری تو نیت ہی درست ہی نہیں ہوتی اس لئے ایسے نیک کام کرنے کا فائدہ؟ اس سے بہتر ہے کہ نیک کام کیا ہی نہ جائے اور انسان اس دھوکہ میں آکر نیک کام ہی چھوڑ دیتا ہے۔ شیطان کے اس دھوکہ سے بچیں۔ شیطان کا کہنا ہے۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نے کلمہ طیبہ اور استغفار سے ہلاک کیا۔ یعنی شیطان خوب محنت کر کے گناہ کراتا ہے اور مسلمان اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کر کے اس گناہ کو معاف کرالیتا ہے۔ تو شیطان کی تمام محنت اکارت چلی جاتی ہے اس لئے نیت کی خرابی کا علاج استغفار سے کرتے رہیں۔ دوسروں کو بھی صحیح نیت کی دعوت دیں اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر نیت کے اخلاص کی خوب توفیق مانگیں۔

دعوت فکر: دعوت و فکر کا مقصد ہے کہ خود پورے دین پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو اس کے لئے تیار کرنا۔ جن تک ہمارے وسائل اجازت دیتے ہوں انہیں خود دعوت دین وایمان دیں اور جہاں تک نہ پہنچ سکیں ان کی فکر کریں۔ یہ دین کا سب سے اہم جزاور ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقے یہ نبوت والا کام اس امت کو ملا ہے۔ اب قیامت تک نیا نبی نہیں آئے گا۔ مگر آپؐ کی نبوت والا کام آپ ﷺ کی امت کے ذمہ ہے۔ جو اسے قیامت تک کرنا ہے۔

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور ہمارا مستقبل ہیں

ڈاکٹر محمودہ انصاری

بچے درحقیقت پھول ہی کی طرح نرم و نازک اور حساس ہوتے ہیں۔ ہم جتنی ان پھولوں کی حفاظت کریں گے وہ اتنے ہی خوبصورت نظر آئیں گے۔ لہٰذا والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی نگہداشت کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے' پھر اس کے والدین اسے یہودی' عیسائی یا مجوسی بناڈالتے ہیں۔"

بچہ پیدائشی طور پر کردار اور سیرت کی خرابیاں لے کر پیدا نہیں ہوتا والدین جو کچھ اسے سکھائیں گے وہی سیکھے گا۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ بچے کو اچھا اور خوشگوار ماحول مہیا کریں تاکہ وہ قوم کا مفید رکن بنے اور معاشرہ میں قابل قدر کردار ادا کرے۔ اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت نہ دینا جس کے نتیجہ میں وہ خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آخرت کی فکر سے غافل رہے' بد اخلاقیوں اور بے حیائیوں میں گرفتار ہو اور اللہ کا نافرمان بن جائے تو یہ "قتل اولاد" سے کم نہیں ہے۔ قرآن مجید نے اس شخص کو مردہ قرار دیا ہے جو اللہ کو نہ پہچانے۔ سورۃ التحریم کی آیت ٦ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"

اس آیت میں یہ حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچاؤ۔ اولاد قیمتی سرمایہ ہے اس کی قدر کریں اور اس کے اعمال واخلاق کے درست کرنے پر پوری توجہ دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔ کسی آدمی کے گناہگار ہونے اور اللہ کے ہاں سزا کا مستحق ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جن بچوں کی پرورش اور تربیت اس کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے وہ ان کی خبر نہ لے' ان کو نظر انداز کردے' ضائع کردے۔

بقیہ: تبصرہ کتب

امت کی کتب سے عقیدۂ توحید کی اہمیت کو خوش اسلوبی سے مرتب کر کے اور اس عقیدہ پر عنوانات قائم کر کے ایک خوبصورت اور نفع بخش کتاب ترتیب دے کر سعی جمیل کی۔ اللہ رب العزت موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور قارئین کے لئے مفید اور نافع بنائے۔ (آمین ثم آمین)

چیف ایگزیکٹیو پاکستان

جناب جنرل پرویز مشرف صاحب کے نام کھلا خط

صوفی عنایت علی چوہدری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج گرامی!

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں حالیہ حکومتی سطح پر اچانک تبدیلی جو آپ جناب کے ذریعے سے آئی ہے' عوام نے ایسے محسوس کیا ہے جیسے ملک و ملت آگ کے دریا میں گرتے گرتے بچ گئی ہو۔ اس وقت آپ ملت کی نگاہوں میں ایک امید کرن کی روشنی کی مانند ہیں اب ملک و ملت کی اصلاح' فلاح آپ کے ذمہ ہے۔

اب میں اس مقصد' عزم کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جو مقصد عزم لے کر آپ ملت کی امیدوں کا محور بنے ہیں

چیف ایگزیکٹیو "اسلامیہ جمہوریہ پاکستان" کے نام سے ملت کے سامنے انقلاب کی صورت میں آئے ہیں۔ آپ کے لئے اور ملک و ملت کی افادیت کے لئے اشد ضروری ہی نہیں بلکہ فرض عین ہے کہ آپ ملک و ملت کے لئے وہ کارنامہ ہائے سرانجام دیں جن سے اسلام کی یادیں پھر سے تازہ' نمایاں نظر آئیں ملک و ملت کو فوری درپیش مسائل کی وضاحت خدمت تحریر کر رہا ہوں:

معیشت: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت' فضل و کرم سے آپ کو ملک کی معیشت بحال کروانے میں کامیاب کامران فرمائیں۔ ملک کی معیشت کس انداز میں بحال ہو سکتی ہے؟ بحالی کی صورت کچھ اس طرح سمجھ آرہی ہے کہ ملک میں جتنے بھی نادھندگان' قومی خزانہ لوٹنے والے' بڑے سے بڑا' چھوٹے سے چھوٹا ہے' ان سب سے بلا تمیز و تفریق' ملکی قرضہ جات جو انہوں نے جس انداز میں بھی لئے ہیں' جتنے بھی عرصہ سے لئے ہیں یا کسی بھی صورت میں کسی بھی حکومت سے معاف کروائے ہیں۔ قرضہ جات کی پائی پائی "بمعہ مطابق میعاد جمع کروانے" سختی سے وصول کریں۔ وصولی کی صورت میں کسی قسم کی قطعاً رعایت' نرمی نہ کی جائے۔ اگر قرضہ جات کی وصولی اس انداز میں کریں گے تو ایسی صورت میں آپ کامیاب' انقلابی چیف ایگزیکٹیو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ہوں گے۔ دوسری طرف ملک کی معیشت بھی بحال ہو جائے گی۔ ملک و ملت کا وقار عالمی سطح پر پھلے پھولے گا۔ جب ملک و ملت کا وقار عالمی سطح پر پھلے پھولے گا تو آپ کی کاوشوں جو ملک و ملت کے لئے ہوں گی' عالمی سطح پر کامیابی' کامرانی کی نظر سے دیکھی جائیں گی۔ بہر صورت نتیجہ یہ نکلے گا کہ ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کا ہر شہری چاہے وہ تاجر' ملازم' مزدور' کسان' صنعت کار' طالبعلم' حکمران' سیاستدان' عالم' مشائخ' پاک فوج کا جوان' پاک فوج کا بڑے سے بڑا عہدیدار ہو اگر وہ ملک میں خلوص نیت سے اپنی اپنی سطح پر ملت کی خدمت کرنا چاہتا ہو تو کر سکتا ہے۔ کامیابی' کامرانی اس کے قدموں میں ہو گی۔ اب سرکاری ذرائع کی وساطت سے کئی بڑے بڑے نادہندگان' قومی خزانہ لوٹنے والے پہلے ہی یا اب ملک سے فرار ہو گئے ہیں اور غیر ممالک میں انہوں نے بڑی بڑی املاک خرید لی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے نادہندگان کے ذمہ قرضہ جات کی وصولی ممکن نہیں ہے' اس سلسلہ میں رائے ہے کہ جس حکومت کے دور میں یہ نادہندگان ملک سے فرار ہوئے ہیں' یہ اس وقت کی حکومت' سرکاری اہلکاران کی نااہلی' ملی بھگت کا نتیجہ ہے' ان فرار ہونے والوں نادہندگان کے قرضہ جات کو اس وقت کی اقتدار حکومتی پارٹی' سرکاری اہلکاران جو بھی ان کو فرار ہونے کا موقع دینے والے ہوں' ان سے وصول کیا جائے۔ وصولی کے سلسلہ میں جو رکاوٹ آئے اسے سختی سے گرا کر قرضہ جات کی وصولی کو یقینی بنایا جائے۔

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں عرصہ سے لوٹ مار کرنے والے قتل و غارت کرنے والے' قبضہ گروپوں' ڈکیتوں' بد معاشوں' رسہ گیروں' دہشت گردوں کے نرغے میں ہے۔ ایسی صورتحال سے ملت کا امن' سکون برباد ہو چکا ہے' چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال ہو رہا ہے' آپ اس پہلو پر بھی فوری بھرپور توجہ فرمائیں۔ پوری ہمت استقلال عزم سے ایسے عناصر کا عبرتناک طریقہ سے قلع قمع کریں کہ آئندہ کسی بھی ملکی شہری یا غیر ملکی کو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں ایسا مذموم فعل و جرم کرنے کی جرأت نہ ہو۔ ملک میں امن سکون سلامتی کی ہوا چلے۔ ملک میں ملت کو سستا آسان انصاف بلاتمیز و تفریق ملے۔ یہ کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۹ء تک ملک سیاسی خلفشار کا شکار رہا ہے' یہ کن صاحبان کی بدبختی وجوہ ہے۔ یہی قومی خزانہ لوٹنے والے نادہندگان کے کھیل تماشہ الیکشن وغیرہ کی وجہ سے بار بار اسمبلیوں میں منتخب ہو کر آنے والے یا ان کے عزیز و اقارب ہی نادہندگان ہیں اور یہی ملک کو چلانے والے ہیں۔ انہوں نے

آج تک ملک کا نقصان تو کیا ہوگا اسمبلیوں میں منتخب ہو کر ملت کے مفادات کے لئے کچھ نہ کیا ہے۔ اپنے اپنے مفادات تک محدود رہ کر ملکی خزانہ کو خوب لوٹا ہے' اس پر رائے ہے کہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک جتنے ایم پی اے' ایم این اے یا دیگر اسی انداز میں اسی معیار پر نامزد کئے گئے یا منتخب ہوئے بذریعہ الیکشن اسمبلیوں میں آئے ماسوائے ان حضرات کے جن کو لکھنے والوں نے ملت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان نے اچھے لفظوں سے لکھا' کہا' یاد کیا اس کا کردار اسمبلیوں کے اندر ملک و ملت میں ان کی ذاتی زندگی میں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ بقیہ تمام ایم پی اے' ایم این اے وغیرہ کو بلیک لسٹ کر کے ان کے انتخاب لڑنے پر پابندی لگا دی جائے۔ مزید ان کے خاندانوں عزیز و اقارب پر بھی ایم پی اے' ایم این اے یا دیگر ہر الیکشن میں حصہ لینے پر پابندی لگا دی جائے تاکہ یہ ملک دشمن قومی خزانہ لوٹنے والے پھر کسی نہ کسی ذرائع سے کسی نہ کسی دروازہ سے انتخاب میں حصہ لے کر وہی ملک دشمنی' قومی خزانہ لوٹنے کی بری نیت سے منتخب ہو کر دوبارہ ملک و ملت کے لئے ناسور نہ بن جائیں دیگر صورت میں نئی جوان نسل صاف شفاف دماغ کی مالک درمیانہ طبقہ کے صاحبان جب منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آئیں گے تو وہ یقیناً ملک و ملت کے لئے سود مند ثابت ہوں گے۔ ایسی صورت میں ملک و ملت کو قومی خزانہ لوٹنے' غداروں وغیرہ سے نجات مل جائے گی' ملک و ملت کی تقدیر بدل جائے گی۔ (انشاء اللہ)

جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہوگا' تاریخ روز روشن کی طرح شاہد ہے کہ ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم و برکت سے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کے نام پر عالمی نقشہ پر ظاہر ہوا تو اس وقت حصول آزادی پر جتنی قربانی جان' مال وغیرہ دی گئی کسی دوسری قوم نے ایسی قربانی حصول آزادی پر پیش نہ کی ہوگی' حصول آزادی کے وقت مسلمانان کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا اور وہ نعرہ یہ تھا: "لے کر رہیں گے پاکستان' بٹ کر رہے گا ہندوستان" "پاکستان کا مطلب کیا: "لا الہ الا اللہ" ایسی صورت حال پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت فضل و کرم سے پاک کلمہ کی برکت سے ملک پاکستان ایک نعمت کے طور پر عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ایسی مثال بصورت قربانی شاید ہی روئے زمین پر ملتی ہو۔ آزادی جیسی نعمت ملنے کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ ملک و ملت کی خدمت کرتے اور کلمہ طیبہ تھا کے پیش نظر اپنی زندگیاں بسر کرتے۔ ملک میں قانون سازی اسی پاک کلمہ کی روشنی میں ہوتی' مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا اور ملت کلمہ طیبہ کی روشنی پر نہ چلنے کی وجہ سے وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ گمراہی' بربادی کی طرف ہی چلی جا رہی ہے۔ اب ذہن میں ایک ہی سوال ابھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں' برکتوں' فضل و کرم' رحم و کرم کس طرح حاصل کیا جائے۔ جواباً یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ہم نے آزادی سے لے کر آج تک ہر نظام کو اپنایا اور آزمایا ہے مگر ماسوائے خسارے کے کچھ نہ حاصل ہوا ہے' اب بھی وقت ہے کہ اپنے کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" جو کہ حصول ملک' حصول آزادی کے لئے لگایا تھا' اسی پاک کلمہ کی روشنی کی طرف پلٹ کر اسی کو اپنا کر اسی کی روشنی میں ملک کا نظام "نظام اسلام" لائیں' اپنائیں' چلائیں پھر دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت برکتیں' کس کس انداز میں ملک و ملت پر نازل ہوں گی۔ ملک و ملت کامیابی' کامرانی کی طرف گامزن ہو جائے گا اور اسلام کی روشنی میں دن دگنی رات چگنی ترقی کرے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) اب اس وقت ان حالات و واقعات میں ملت کی نظریں آپ جناب کی طرف براجمان ہیں اور یہ تقاضہ کر رہی ہیں کہ آپ فی الفور سب نظام جمہوری یا دیگر کسی بھی دنیاوی نظام کو چھوڑ کر ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نظام و قانون کو نافذ کر کے ملک و ملت پر احسان کرتے ہوئے اپنے دیگر اعزازات کے ساتھ ساتھ ایک ایسے عظیم اعزاز کے بھی مستحق بن جائیں جو اعزاز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے نامۂ اعمال میں انعام کی صورت میں لکھا جائے گا' اور آپ کی دنیاوی' دینی' آخرت کی زندگی میں کامیاب و کامرانی ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ) اور یہ سب کچھ کس طرح ملے گا صرف اور صرف ملک میں اسلامی نظام کے فوری نفاذ کی صورت میں ہوگا' واضح کر رہا ہوں اگر ایسا نہ کیا گیا تو دوسری صورت میں انجام سابقہ حکمرانوں کی طرح ہی ہوگا' کوئی دنیاوی طاقت یا دیگر ذرائع نہ بچا سکیں گے۔

جناب محترم! اس وقت حالات و واقعات' ملک و ملت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی پکار ہے کہ ملک پاکستان کی بقا اور کامیابی' کامرانی صرف اور صرف اسلامی نظام کے نفاذ میں ہے قوم کا آپ سے یہ پہلا اور آخری مطالبہ' تقاضہ ہے اس پر عمل پیرا ہونا' دینی' دنیاوی' آخرت کی کامیابی و کامرانی کی ضمانت ہے اور روئے زمین جہاں جہاں مسلمانان بشمول پاکستان کے موجود ہیں۔ سب کی امیدیں' تمنائیں' بر آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مملکت خداداد پاکستان میں اسلام کے مکمل نفاذ کی توفیق بخشے اور ملک و قوم کو ترقی کی بام ثریا پر پہنچائے۔ (آمین ثم آمین)

اخبارِ ختمِ نبوّت

رپورٹ اجلاس مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس مورخہ ۱۵/ جنوری کو دفتر مرکزیہ ملتان میں بشیر احمد کا مرکزی ناظم تبلیغ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے مرکزی مبلغین' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ملتان' مولانا حافظ احمد بخش رحیم یارخان' مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور' مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر' مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ' مولانا محمد طیب منڈی بہاؤالدین' مولانا محمود الحسن راولپنڈی' مفتی خالد میر آزاد کشمیر' قاضی احسان احمد اسلام آباد' مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ' مولانا محمد عارف ندیم سیالکوٹ' مولانا محمد علی صدیقی کولارچی' مولانا خان محمد گمبٹ سندھ' مولانا عبدالعزیز کوئٹہ' مولانا امام الدین قریشی' مولانا غلام حسین جھنگ سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

ایصال ثواب وفاتحہ خوانی

اجلاس کی کارروائی مولانا امام الدین قریشی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی' سب سے پہلے مندرجہ ذیل مرحومین کی وفات پر تعزیت اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی' مولانا سید عطأ المحسن بخاری' مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی' مولانا جمال اللہ الحسینی' قاری عبدالغفار' قاری عبدالرحیم خانقاہ سراجیہ' مولانا عبدالکریم بہاولپور' چوہدری غلام نبی گوجرانوالہ' مولانا محمد اسلم مظفر گڑھ کے صاحبزادے' حافظ محمد بلال رحمہم اللہ (برادر مولانا بشیر احمد) کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

سہ ماہی تربیتی کورس

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امسال سہ ماہی تربیتی کورس محرم الحرام سے ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کے اختتام تک جاری رہے گا۔

(۱)...... کورس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ممتاز' جید جداً' جید درجات سے پاس ہونے والے علمأ کرام کورس میں شرکت کر سکتے ہیں۔

(۲)...... فن تقریر سے واقفیت لازمی شرط ہے۔

(۳)...... تجوید و قرأت کے مطابق قرآن پاک صحیح پڑھ سکتے ہوں۔

نوٹ: داخلہ محدود ہوگا' اس لئے احباب فوری دفتر مرکزیہ کو درخواستیں بھیجیں۔

شعبہ نشر واشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر واشاعت سے امسال کئی ایک مفید کتب شائع کی گئیں۔

☆...... مسئلہ ختم نبوت سے متعلق قادیانی شبہات کے جوابات'

☆...... خطبات ختم نبوت (جلد سوم)'

☆...... احتساب قادیانیت (جلد سوم)'

☆...... رسائل مولانا حبیب اللہ امر تسریؒ۔

بعض کتب کمپوزنگ کے مراحل طے کر رہی ہیں'

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ برصغیر کے معروف علمأ کرام کے رسائل احتساب قادیانیت کے عنوان سے شائع کیے جائیں۔ جلد اول رسائل مولانا لال حسین اخترؒ کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے رسائل پر مشتمل ہے۔ جسے کئی ایک مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ مبلغین سے استدعا کی گئی کہ وہ کم از کم دس دس خریدار مستقل بنائیں تاکہ کتاب چھپتے ہی احباب کو فی الفور پہنچ سکے۔

ہفت روزہ "ختم نبوت" ماہنامہ "لولاک"

مجلس کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" اور ماہنامہ "لولاک" کی اشاعت ترقی پذیر ہے۔ مبلغین سے درخواست کی گئی کہ وہ دونوں' رسائل کے انفرادی خریدار اور ایجنسی جاری کرائیں اور جن ایجنسی ہولڈروں کے نام رقم ہیں' ان سے وصولی کی فکر فرمائیں تاکہ دونوں جرائد خسارے سے بچ کر اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکیں۔ مبلغین نے کم از کم دس خریدار بنانے کا وعدہ کیا۔

مبلغین کے تبلیغی حلقوں میں اضافہ

مجلس بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی وہاڑی ضلع کے لئے بھی وقت دیں گے۔

مولانا عزیز الرحمٰن ضلع شیخوپورہ کو بھی وقت دیں گے۔ اسلام آباد کے مبلغ قاضی احسان احمد ضلع اٹک میں بھی کام کریں گے۔ منڈی بہاؤالدین کے مبلغ مولانا محمد طیب گجرات کے علاوہ ضلع جہلم میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں گے۔ اسلام آباد کے ایک اور مبلغ مولانا خالد میر آزاد کشمیر کے لئے ہر ماہ پندرہ دن دیں گے۔ مقامی جماعتوں سے تعاون کی اپیل کی گئی۔

تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے پروگراموں سے مقامی دفتر اور اگر دفتر نہ ہو تو مقامی عہدیداروں کو تحریری طور پر اپنے پروگرام دے کر جائیں تاکہ ہنگامی صورت میں ان سے رابطہ ہو سکے۔ محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ذوالحجہ کے اختتام تک لاہور کے ساتھ ساتھ بہاولپور میں بھی وقت دیں گے' تاکہ بہاولپور کے مبلغ کے سفر حج کی وجہ سے کام متاثر نہ ہو۔

مطالعہ و تحریری امتحان

مجلس کے مبلغین کے لئے ہر تین ماہ کے لئے کسی ایک کتاب کا مطالعہ اور میٹنگ کے موقع پر تحریری امتحان ضروری قرار دیا گیا تاکہ علمی استعداد میں اضافہ ہو۔ چنانچہ رواں سہ ماہی میں مولانا اللہ وسایا کی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "قادیانی شبہات کے جوابات" کا انتخاب کیا گیا۔ آئندہ میٹنگ میں اس کتاب سے تحریری امتحان لیا جائے گا۔ نیز تمام مبلغین آئندہ میٹنگ جو ذوالحجہ کے تیسرے عشرہ میں ہوگی میں ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام پر تیس احادیث زبانی سنائیں گے اور اپنی ڈائریوں پر نوٹ کر کے بھی لائیں گے۔ فیصل آباد اور بہاولنگر جماعت کے اپنے ملکیتی دفاتر کے قیام کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

ناموس رسالت اور ختم نبوت کیسز

یوسف کذاب' ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف (گستاخی رسول کے کیسز) مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں سمیت تمام کیسز کی پیروی کو بھرپور انداز میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

☆☆......☆☆

مولانا عبدالکریم

کا سانحہ ارتحال

مولانا عبدالکریم مدرس دارالعلوم مدنیہ بہاولپور ۱۳/۱۴ جنوری کی درمیانی شب کو انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک سیرت و نیک صورت نوجوان تھے' بچے تھے کہ دارالعلوم مدنیہ میں آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ کریما سعدی سے بخاری شریف تک تمام کتابیں دارالعلوم مدنیہ سے پڑھیں اور پھر تدریس کتب سے منسلک ہو گئے اور ساتھ ہی ٹرسٹ کالونی کی جامع مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سنبھال لئے۔ بدقسمتی سے کینسر جیسی موذی مرض سے دوچار ہوئے' علاج معالجہ کیا جاتا رہا لیکن۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور وہ مرض جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحوم کا جسد خاکی ان کے آبائی گاؤں "چاہ کرم علی والا" شجاع آباد لے جایا گیا۔ جہاں جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوئی' جس میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ اور بہاولپور کے علماء کرام' طلباء نے شرکت کی' مجلس کی نمائندگی بہاولپور مجلس کے مبلغ مولانا محمد اسحق ساقی نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اسحق ساقی' حاجی سیف الرحمٰن' عبدالرحمٰن انصاری نے مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ (آمین)

تبصرۂ کتب

نام کتاب: صحیح اسلامی عقیدہ

یعنی عقیدہ اہل سنت والجماعت اور اس کے منافی امور

(خطبات سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

مرتب: اسرار احمد شیخ

ضخامت: ۹۳ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مدرسہ رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی گلبہار کراچی

عقیدہ نہ صرف دین اسلام بلکہ انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے' اگر عقیدہ درست ہو تو انسانی اعمال درست اور باعث اجر و ثواب ہوں گے ورنہ اعمال حقیقت سے عاری ہوں گے۔ عقیدہ ہی اسلام کا وہ اساسی رکن ہے جس سے دین اسلام کی عمارت خوبصورت و مستحکم ہے' عقائد کی درستگی انسان کی نجات کی ضمانت ہے' عقائد کے درست نہ ہونے سے انسانی اعمال خواہ کتنے ہی عظیم الشان اور خشوع و خضوع سے ادا کئے گئے ہوں' روح سے خالی اور بے ثمر و بے صلہ رہے گے۔

عقائد کی اس تبلیغی اہمیت کے پیش نظر مرتب جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدہ اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک خطاب کے اردو ترجمہ اور کئی ایک دیگر اکابرین

باقی صفحہ ۲۲ پر

بیعانہ دل

پروفیسر متین فطرت
(شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور)

لبریز مئے عرفاں ہو متین اے کاش میرا پیمانہ دل
میں کیف و سرور الست و بلیٰ میں پیش کروں نذرانہ دل

ہو حسن ازل کے جلووں سے معمور و منور خانہ دل
وہ راحتِ جاں' وہ نورِ نظر' ہو جلوہ گرِ ویرانہ دل

اوہام و وساوس باطل کی ظلمت کے نہ ہوں آثار کہیں
انوار الٰہی سے ہر دم خوش آن رہے کاشانہ دل

جنت کے عوض' یہ جان حزیں' اللہ خریدے' کیا کہنا
اس مژدۂ بیع و شراء پہ نہ کیوں میں پیش کروں' بیعانہ دل

میں مظہر عاش حمید رہوں' میں مصدق مات شہید ہوں
ہو شوقِ وصال کے عنواں سے تعبیر مرا افسانہ دل

ان یاس فزا ظلمات میں بھی قندیل امید فروزاں ہے
اس عقدہ کشا کی خدمت میں' میں پیش کروں شکرانہ دل

عرفان الٰہی کے دم سے کیفیت دل ہر آن ہو یہ
ضوریز ہو اس میں نورِ خدا فانوس بنے دردانہ دل

اسرار و رموز نفسی' ہر سالک بہرہ یاب نہیں
وہ قدسی لطائف کیا سمجھے' طبعًا ہی جو ہو بیگانہ دل

دل قاضیِ خیروشر بھی ہے' دل مرکز طاعت و تقویٰ بھی
دل قبلہ نمائے شوقِ لقاء اللہ ہے' یارانہ دل

سرمایہ مؤمن صادق ہے' بس قلبِ سلیم و طاعتِ رب
طاغوت کی آنکھ میں جو کھٹکے' لاریب ہے وہ خوش دانہ دل

ہر سانس پیامِ وصل بھی ہے ہر سانس پیام ہجر بھی ہے
ہر اشک ہے خوشہ مزرع دل' بے مثل ہے یہ قطرانہ دل

سرسبز رہے شاداب رہے' یہ گلشن جسم و روح رواں
سیراب دم تازہ سے کرے' ہر آن اسے خُم خانہ دل

اس دارِ فنا سے دارِبقا کو جب ہو میرا کوچ متین
وہ راضیۃ مرضیہ کہے' پرواز کرے پروانہ دل

اللہ جل جلالہ

احمد ندیم قاسمی

قطرہ مانگے جو کوئی تو اسے دریا دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے' اپنی تمنا دے دے

میں تو تجھ سے فقط ایک نقشِ کفِ پا چاہوں
تو جو چاہے تو مجھے جنت ماویٰ دے دے

وہ جو آسودگی چاہیں' انہیں آسودہ کر
بے قراری کی لطافت مجھے تنہا دے دے

میں اس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں' لیکن
مجھ کو ہمسائگی کعبۂ خضرا دے دے

یوں تو جب چاہوں' میں رخِ زیبا دیکھوں
عرض یہ ہے کہ مجھے اذن تماشا دے دے

یہ بھی دیکھیں پسِ ہر حرف تیری جلوہ گری
سب کو میری طرح دیدۂ بینا دے دے

غم تو اس دور کی تقدیر میں لکھے ہیں مگر
مجھ کو ہر غم سے نمٹ لینے کا یارا دے دے

تب سینوں میں ترے ابر کرم کے موتی
میرے دامن کو جو تو وسعتِ صحرا دے دے

تیری رحمت کا یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے
قدم اٹھیں تو زمانہ مجھے رستہ دے دے

جب بھی تھک جائے محبت کا مسافت میں ندیم
تب ترا حسن بڑھے اور سنبھالا دے دے

دنیابھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت' رفع ونزول سیدنا عیسٰی علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماٗ و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کر دی گئی ہے۔اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف...... عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب...... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و جماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

ج...... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت و فتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' مولانا سید محمد علی مونگیریؒ' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' مولانا محمد چراغؒ' مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ' مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ' مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔

ھ...... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا' اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ الحسینیؒ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہو گی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان' فون: 514122